ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۰۶

ضوابط

(۱) عوام سے سالانہ عار شششاہی عہ
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ
علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں۔ وہ عطیہ تصور ہوگا۔ ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کی فہرست میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائیں عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت باوا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا۔ اور انہیں اسلام کی دعوت دینا۔

نور

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور
۱۲ شاہ راہ [illegible]

۱۷۔ فروری سنہ ۱۹۱۶ء

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ وددوان | نمبر ۹

KHILAFAT LIBRARY

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری کا دوسرا ایڈیشن

ضخامت ۲۵۰ صفحہ

(شروع سے لے کر آخر تک حضرت باوا صاحب کی زندگی کے تفصیلی حالات)

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے۔ جس نے آج سے چار صدی پیشتر ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہو کر اور ہندوؤں کے سب عقاید باطلہ کا رد کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی سے حضرت باوا صاحب کے اقوال سے یہ دکھلایا گیا ہے۔ (۱) وید پرانوں کا رد۔ (۲) ہندوؤں کے تیرتھوں کا کھنڈن۔ (۳) زنار کی تردید۔ (۴) بت پرستی کا رد۔ (۵) ہندوؤں کے مسئلہ اوتار کی تردید (۶) تناسخ کا رد (۷) مسئلہ چھوت چھات کا کھنڈن۔ (۸) دیوی دیوتا کی تردید وغیرہ وغیرہ۔

اور پھر برخلاف اس کے گرنتھ جنم ساکھی واراں بھائی گورداس جی کے نہایت مسلم اور معتبر حوالجات سے ان امور کو مبرہن اور آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت باوا صاحب توحید۔ نماز روزہ۔ کلمہ طیبہ۔ زکواۃ۔ حج۔ وغیرہ کے بدل و جان قائل تھے۔ ان اسلامی اصولوں کو حضرت باوا صاحب مرحوم نہ صرف خود بجا لائے۔ بلکہ عوام الناس کو بھی یہ نصیحت کی۔ کہ اگر تم خداوند تو کے جوار رحمت میں جگہ پانا چاہتے ہو۔ تو توحید۔ نماز۔ روزہ۔ کلمہ طیبہ۔ حج۔ زکواۃ۔ قرآن کریم پر دل و جان ایمان لاؤ۔ غرضیکہ یہ کتاب نہ صرف حضرت باوا صاحب کے عقیدتمندوں کے استفادہ روحانی کا ذریعہ ہے۔ بلکہ ہم مسلمانوں کے ازدیاد ایمان کا بھی موجب ہے۔

اسوقت بہت سے سکھ اور نانک پنتھی اصحاب کے نام نور کا پرچہ مفت جاتا ہے۔ اور نور کے فنڈ کی حالت بہت کچھ ناظرین کی توجہ کی محتاج ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ دوست اس مفید ترین کتاب کو خرید فرما کر نہ صرف خود مطالعہ فرماویں۔ بلکہ اپنے سکھ اور نانک پنتھی دوستوں میں تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اس سے ایک تو نور کا فنڈ قرضہ کے بوجھ سے نجات پائیگا۔ اور دوم ایسی بے نظیر کتاب سکھوں اور نانک پنتھیوں میں تقسیم کرنے سے اشاعت اسلام کا ایک اہم ترین فرض ادا ہوگا۔ غرضیکہ یہ کار خیر ہم خرما و ہم ثواب کا ذریعہ ہے۔ چھپائی نہایت عمدہ چھپائی نہایت اعلیٰ۔ کاغذ نہایت نفیس۔ ضخامت ۲۵۰ صفحہ۔ جلد نہایت پختہ اور مضبوط باوجود ان سب خوبیوں کے۔ مجلد کی قیمت ۱۴ر۔ بغیر جلد ۱۲ر درخواستیں اس پتہ پر ہوں۔

مینجر اختیار نور۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

۲۰ فروری سے لیکر ۲۰ مارچ تک نور بک ڈپو کی حیرت انگیز رعائیت

سوانحعمری حضرت باوا نانکؒ :- یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے۔ جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندؤں کے گھر پیدا ہوکر ہندو مذہب کے کل عقائد باطلہ کا کھنڈن ردرا کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال و قال سے ظاہر کردیا ہے کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں کتاب کیا ہے۔ صداقت کا آئینہ ہے۔ معرفت کا دریا۔ روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور۔ اسوقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیواہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنیوالے چند ہی خواہ اٹھیں۔ جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کردیں۔ امید کہ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک کتاب چھپکر آجائیگی۔ ۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۵۲ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت ہی اعلیٰ کاغذ عمدہ قیمت ۱۲ر۔ اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ اب دوسرا ایڈیشن معقول اور مفید اضافہ سے چھپ رہا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم :-

اس بنیظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں :-

"میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا۔ مجھے بہت ہی پسند آئی اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔

دستخط نورالدین (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس کتاب پر بہت ہی عمدہ ریویوز کئے ہیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی جسمانی۔ تمدنی۔ ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ دیدار آئین۔ مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔

اصلی قیمت ۸ر۔ رعائتی ۶ر

آریہ دھرم کا پول :- یہ وہی مختصر بنیظیر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اسکا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بنیظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی۔ کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰ کاپیاں خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں۔ اصلی قیمت ۱ر۔ رعائتی ۸ر

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ایسی بنیظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی :- پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بنیظیر کتاب ہے۔ یہ وہ شہرۂ آفاق کتاب ہے آج جسکا گھر گھر چرچا ہے۔ اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔ قیمت صرف ۸ر پون آنہ۔

حوسنگلا :- ایک مذہبی دلچسپ پر لطف ناول جس میں روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن ردتناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے بُرے سے بُرے نتائج کو ایسے پیرائے میں دکھایا ہے جسکو پڑھکر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لیکر بیٹھے۔ تو ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔ قیمت صرف ۰۲ر رعائتی ۱ر

بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔

ثبوت واجب الوجود :- ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے۔

اصلی قیمت ۶ر رعائتی ۳ر

تدبیر :- اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ بحث تقدیر تدبیر توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ اور جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔

قیمت اصلی ۶ر رعایتی ۳ر

بھارت برکش :- نخل اسلام وہرم پال کا جس میں اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگاکر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی تھی۔ محققانہ و مورخانہ و دندان شکن جواب جس کا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اور نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتہً تردید کی گئی ہے۔ اور کی جاسکتی ہے۔ اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے۔ اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی تشنگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔

اصلی قیمت ۱ر رعایتی ۰ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی :-

ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف جس میں مسیحی مذہب پر مدلل اور معقول روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلائل حقہ اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے لئے صرف اسلام ہی نجات دینے والا مذہب ہے۔

اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

KHILAFAT LIBRARY

نیر اسلام

یہ بھی ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے۔ جس میں مدلل طریقہ کے ساتھ مسیح اور اسلام ازم کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلائل اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے کہ نجات دینے والا صرف مذہب اسلام ہی ہے۔ کتاب کیا، اسلام اور آریہ مذہب کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔

اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۰۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور قادیان

مورخہ ۱۷ - فروری سنہ ۱۶ء

اسلام اور سکھ مذہب

KHILAFAT LIBRARY

ہم اپنے پہلے مضامین میں اس امر کو کماحقہ ظاہر اور آشکارہ کر چکے ہیں۔ کہ حقیقتاً سکھ مذہب کا تعلق اسلام سے ہے۔ سکھ صاحبان کا کوئی عقیدہ بھی ہندوؤں سے نہیں ملتا۔ بلکہ جب ہم سکھ مذہب پر زیادہ غور وخوض سے کام لیتے ہیں۔ تو ہم بدوں کسی زیادہ فکر وخیال کے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ سکھ دھرم کا نہایت ہی گہرا اور زبردست تعلق اسلام سے ہے ؛

پیشتر ازیں میں اس امر کو اپنے مضامین میں مبرہن کر چکا ہوں۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ قرآن شریف۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ غرضیکہ مسلمانوں کے کل مسلمہ عقائد کو بدرجہ غائت عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں۔ کہ حضرت باوا صاحب ہندو فلاسفی کے قائل ہیں یا مسلم فلاسفی کے۔ ایشور کی قدرت کے متعلق بغیر ہندو صاحبان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ارواح اور مادہ کا خالق وہ خداوند تعالےٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسے خدا خود بخود ہے۔ اسی طرح ارواح اور مادہ بھی خود بخود ہے۔ اور اول اپنی مرضی سے جسقدر ارواح پیدا ہو چکیں سو ہو چکیں۔ اب نہ خدا ان میں کچھ زیادہ کر سکتا ہے اور نہ کم۔ اور باوجود سروشکتی مان ہونے کے خدا میں ہرگز یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ ایک روح یا ایک مادہ کا ذرہ بھی پیدا کر سکے۔ اب ہم سکھ مذہب کی فلاسفی پر غور کرتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب خدا تعالیٰ کی اس قدرت اور طاقت کے متعلق ہمارے سامنے کیا اصول رکھتا ہے۔ یعنی آریہ سماج یا دیگر ہندوؤں کے فرقوں کی طرح یہ قبول کرتا ہے۔ کہ وہ قادر مطلق اور سروشکتیمان باوجود شکتی اور طاقت کے بھی ایک روح اور مادہ کا ذرہ پیدا نہیں کر سکتا۔ یا اسلام کے اس عقیدہ کو مانتا ہے۔ کہ وہ قادر مطلق ایک کُن کے نقطہ سے کروڑہا ارواح اور بے انت دنیا کو عدم سے ہست میں لا سکتا ہے۔ یہ عقیدہ سکھ مذہب کے سمجھنے کے لئے بہت کچھ مدد دیگا۔ کہ سکھ مذہب کا تعلق ہندو دھرم سے ہے یا اسلام سے ہم اس اچھے خیال کو لیکر گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔ تو ہم شری گرنتھ میں یہ شلوک پاتے ہیں ؛

(محلا پہلا دار آسا)

قدرت دے قدرت سنئے قدرت بھوسکھ سار
قدرت پاتالیں آکاشیں قدرت سرب آکار
قدرت بید پران کیتباں قدرت سرب بیچار
قدرت کھانا پینا پہنن قدرت سرب پیار
قدرت جاتی جنسی رنگی۔ قدرت چھاجہان

مطلب :۔ جسقدر آبادی ہے۔ یہ سب اسی کی قدرت کا ہی نتیجہ ہے جسقدر عالمین ہیں۔ یہ سب بھی اسی کی قدرت کا ہی کرشمہ ہیں۔ جسقدر ارض اور سماوات ہیں۔ یہ بھی اسی کی قدرت کا کرشمہ ہیں۔ جسقدر سماوی کتب لوگوں کی رہنمائی اور رہبری کے لئے نازل ہوئیں۔ یہ بھی اس قادر کی ادنےٰ سی قدرت کا ہی کرشمہ ہے۔ جسقدر کھانے کے لئے چیزیں پینے کے لئے عمدہ عمدہ شربت پہننے کے لئے پوشاکیں ہیں۔ یہ بھی اسی قادر کی قدرت کا ہی نتیجہ ہیں دنیا میں جسقدر مختلف اشیاء پائی جاتی ہیں۔ یہ بھی اسی کی قدرت کا نتیجہ ہے۔ جسقدر ارواح ہیں یہ بھی خدا کی ہی پیدا کردہ ہیں ؛

اب غور کرو۔ کہاں تو آریہ سماج یا ہندو دھرم کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ خدا ایک ذرہ اور ایک روح کو بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ اور پھر کہاں سکھ مذہب کا یہ عقیدہ کہ جس قدر زمینیں اور آسمان ہیں۔ اور اس میں جسقدر اشیاء ہیں۔ جسقدر ارواح ہیں۔ یہ سب اس قادر مطلق کی قدرت کا ہی نتیجہ ہیں۔ مگر ہندو مذہب ہرگز ہرگز یہ نہیں مانیگا۔ کیونکہ ایسا ماننے سے تو تناسخ کے عقیدہ کا تار پود بالکل بکھر جائیگا۔ یہ عقیدہ کہ ہر ایک ذرہ عالم اس خدا کا پیدا کردہ ہے یہ اسلام کا عقیدہ ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے ؛

قل اللھم ملک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئی قدیر۔

(آل عمران ع ۲)

اس جگہ خداوند تعالےٰ نے صاف صاف فرما دیا کہ تمام خزانے میری ہی قدرت میں ہیں۔ میں جس کو چاہتا ہوں۔ دیتا ہوں۔ تمام دنیا کی عزتیں اور بھلائیاں بھی میرے ہی قبضہ میں ہیں۔ جس کو چاہتا ہوں۔ عزت دیتا ہوں۔ جسکو چاہتا ہوں ذلت دیتا ہوں۔ کیونکہ میں ہر ایک چیز پر قادر ہوں۔ اب اس سے اندازہ لگالو کہ باوا صاحب قرآن کریم کی راہ کو پسند فرماتے تھے یا دیدوں طریقہ کو پھر محلا پہلا دار آسا میں درج ہے ؛

تدر او تھی جے کرے۔ سلیطاناں گھاؤ کرائیدا۔ درمنگن بھکھ نہ پاؤندا ؛

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ اسقدر قدرت والا ہے۔ کہ اگر وہ قادر مطلق مہر کی نظر بدل لے تو بڑے بڑے شہنشاہوں کو فقیر اور کنگال بنا دے۔ اور ایسے کنگال کہ جنکو مانگنے پر بھی کوئی بھیک نہ دے۔ وہ بڑی قدرتوں والا ہے۔ اب ایک تناسخ کا عقیدتمند ایک منٹ کے لئے بھی اسے قبول نہیں کریگا۔ وہ اپنا سب اس جگہ کا دکھ اور سکھ اپنے پچھلے جنم کے اعمال کی طرف ہی منسوب کریگا ؛

پھر گرنتھ میں لکھا ہے ؛

کھن میں تھاپ اوتھاپن ہارا کیم نہ جائے کری
راجا رنک کرے کھن بھیتر نیچے جوت دھری
دیائے منوں سدا ہری۔

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ تو اسقدر قدرتوں والا ہے۔ کہ ایک اشارہ سے کل دنیا کو عدم سے ہست اور ہست سے عدم میں لے جائے۔ تو پھر بھلا ایک روح کا پیدا کرنا اس کے سامنے کونسا مشکل ہے۔ دیکھئے ہندوؤں کے عقیدہ اور سکھ مذہب کے عقیدہ میں کسقدر زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور یہ صرف اسلام کا ہی عقیدہ ہے کہ اس قادر مطلق نے ایک کُن کے نقطہ سے اس دنیا کو پیدا کر دیا۔ اس کے آگے چلکر باوا صاحب تناسخ کی قطعی تردید کرتے ہیں اور اس کے متعلق گرنتھ میں فرماتے ہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

محلا پہلا :-

میہاں باجہاں چوغماں کو ہیاں اناں کھوائے گاہ
گھاؤ کھان تنہاں ماس کھوائے ایہو چلائے راہ
نیاں دیو چپٹے دکھالیں تھلیں کرے اسگاہ
کیہڑی تھاپ دیویں دشاہی لشکر کریں سواہ
نانک جیوں جیوں سچے بھاوے تیوں تیوں دیوے گراہ

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا اور کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک کو اپنے پچھلے جنم کے بھلے برے اعمال کا نتیجہ ہی ملتا ہے۔ اور ایشور نہ کچھ کم کر سکتا ہے۔ اور نہ زیادہ۔ کیا وہ خداوند تعالےٰ کی ان قدرتوں سے ناآشنا ہیں۔ کہ جو باز اور شکروں کو جنکا گذارہ گوشت پر ہے وہ ان کو گھاس کھلا سکتا ہے اور اس کی قدرتیں اسقدر بے انتہا ہیں کہ وہ گھاس کھانیوالوں کو گوشت کھلا سکتا ہے۔ وہ اسقدر صاحب قدرت ہے۔ کہ چلتی ہوئی ندیوں کو وہ خشک کر سکتا ہے۔ اور خشک جگہ کو سمندر بنا سکتا ہے۔ اس کی قدرت کا پایہ بہت بلند ہے۔ وہ چیونٹی کو سلطان بنا سکتا ہے۔ اور لشکروں کو طرفۃ العین میں ہمیشہ کی نیند سلا سکتا ہے۔ اے نانک! جسطرح خداوند تعالےٰ کو منظور ہو۔ وہ اسیطرح ربوبیت فرماتا ہے۔ ہمارے اعمال کس گنتی اور شمار میں ہیں۔

غور کرو۔ اس جگہ باوا صاحب نے ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کا کسطرح احسن اور بلیغ طریقہ سے رد فرمایا ہے۔ ایک تناسخ کا عقیدتمند تو یہی کہیگا۔ کہ دنیا میں جو کچھ یہ نظر آرہا ہے۔ یہ سب کچھ اپنے پچھلے جنم کے اعمال کا پھل پا رہے ہیں۔ ایشور نہ اس سے کچھ زیادہ کر سکتا ہے۔ اور نہ کم۔ مگر باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ تو اسقدر قدرتوں والا ہے۔ جو بازوں کو گھاس اور چڑیوں کو گوشت کھلا سکتا ہے۔ ندیوں کو خشک اور خشکی سے سمندر بنا سکتا ہے۔ ایک چیونٹی کو شہنشاہ اور جرار لشکروں کو ہمیشہ کی نیند سلا سکتا ہے۔ جسطرح وہ پسند فرماتا ہے۔ اسی طرح ہماری ربوبیت فرماتا ہے۔ خیال فرمائیے۔ کہ یہ عقیدہ ہندو اور آریہ دھرم کے مسئلہ تناسخ سے کسقدر تفاوت اور بُعد پر ہے۔ پس اس سے ہی سمجھ لو۔ کہ حضرت باوا صاحب تناسخ کے قائل تھے یا نہیں اور انہیں دربارہ پیدائش روح اور مادہ ہندوؤں کا عقیدہ پسند تھا۔ یا مسلمانوں کا ؟

آگے گرنتھ نے اس امر کو کمال وضاحت اور صراحت سے صاف کر دیا ہے۔ کہ سوائے خدا کے اور کوئی چیز انادی نہیں ہے ؛ اور کل ارواح اس خدا کی ہی پیدا کردہ ہیں ؛

پنج تت مل کایا کینی تت کہاں تے کینے رے
کرم بد تم جیا کہت ہو کرم کن جیو دینے رے

مطلب :- گرنتھ میں ہندوؤں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔ کہ جو تم یہ کہتے ہو۔ کہ پانچ عناصر سے یہ دنیا بنی۔ بھلا بتلاؤ۔ کہ یہ عناصر کہاں سے آئے۔ اور ارواح کو کس نے پیدا کیا۔ اور پھر ارواح کو اعمال صالحہ بجالانے کی کس نے توفیق دی ؛

اس جگہ قطعی صاف اور واضح کر دیا۔ کہ جسقدر ارواح ہیں۔ اُن سب کا پیدا کرنے والا صرف وہ خدا ہی ہے۔ اب دیکھ لو۔ کہ باوا صاحب عقیدۂ اسلام کو تسلیم فرماتے ہیں یا ہندوؤں کے عقیدہ کو ؛

آگے دیکھو کہ باوا صاحب کے دل میں لفظ مسلمان کی کس قدر۔ قدر و منزلت تھی۔ فرماتے ہیں۔

محلا پہلا :-

مسلمان صفت شرعیت پڑھ پڑھ کری ویچار

مسلمان قابل تعریف اور توصیف ہیں۔ کیونکہ وہ شرعیت پر چلتے ہیں۔ آگے شرعیت کے متعلق باوا صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

بدعت کو دور کر قدم شرعیت راکھ
نیوں چل اگے سبے مندکسے نہ آکھ
(جنم ساکھی کلاں)

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ بدعتوں سے دور ہو جاؤ۔ اور جب تک تم شرعیت پر نہیں چلو گے۔ بدعتوں سے نجات کا پانا قطعی مشکل ہے۔ سو بدعتوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک ہی راہ ہے۔ کہ شرعیت کے احکام پر چلو ؛

پھر وار تلنگ محلا پہلا میں ہندوؤں کے متعلق گرنتھ میں لکھا ہے

ہندو موئے ہوئے اکٹھے جائیں۔ نارد کہیا سر کار کرائیں
اندھے گونگے اندھا اندھارا۔ پاتھر کے پوجے مگدھ گوار

باوا صاحب ہندوؤں کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ صراط مستقیم سے فاصلہ پر ہیں۔ کیونکہ وہ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ میں نے اس شلوک کا ترجمہ نہایت ہی نرم سے نرم الفاظ میں کیا ہے۔ اور میں نے اس قدر نرمی کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ میں اس کا مفہوم بھی ادا نہیں کر سکا ؛

اب ان سے آپ اندازہ لگالیں کہ گرنتھ اور جنم ساکھی میں ہندوؤں کے عقائد کے متعلق کیا کہا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے عقائد کی کسطرح تائید اور تعریف و توصیف کی گئی ہے ؛

ہندوؤں میں تناسخ کا عقیدہ بڑا زبردست مانا گیا ہے اور ہندوؤں کا یہ زبردست سوال ہے۔ کہ دنیا میں جو کچھ سکھ اور دکھ ہمیں اس دنیا میں پہنچ رہا ہے۔ وہ ہمارے سابقہ جنم کے اعمال کا ہی نتیجہ ہے مگر گرنتھ صاحب اس کے خلاف ہے۔ جیسا کہ گرنتھ میں وارد ہے

"کیہڑی تھاپ دیویں بادشاہی لشکر کریں سواہ"۔
"نانک جیوں جیوں سچے بھاوے تیوں تیوں دیوے گراہ"۔

مطلب :- باوا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ خدا تو اسقدر قدرتوں والا ہے۔ کہ اپنی ادنےٰ سی توجہ سے چیونٹی کو بادشاہ بنا دے۔ اور بڑے بڑے جرار لشکروں کو ہمیشہ کی نیند سلا دے جسطرح اسکا حکم اور منشا رہوتی ہے۔ اسیطرح ہی ہمیں رزق پہنچتا ہے۔ یہ کہنا کہ اس جگہ کا رزق ہمارے پچھلے جنم کے اعمال کا نتیجہ ہے قطعی غلط ہے اسی طرح قرآن شریف میں وارد ہے۔ تولج الیل فی النھار و تولج النھار فی الیل و تخرج الحی من المیت و تخرج المیت من الحی و ترزق من تشاء بغیر حساب (آل عمران ع ۱۰)

قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ وہ خدا تو اسقدر قدرتوں والا ہے۔ کہ رات سے دن پیدا کرتا ہے اور دن سے رات پیدا کر دیتا ہے۔ زندہ سے مردہ پیدا کرتا ہے۔ مردہ سے زندہ۔ اور رزق دیتا ہے بغیر حساب کے مگر ایک تناسخ کا عقیدت مند ہرگز یہ نہیں کہیگا۔ کہ خدا بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ اور حالانکہ اعمال محدود ہیں۔ اور ان کے ہر ہر میں محدود چیز کا نتیجہ کبھی غیر محدود نہیں مل سکتا ہے۔ مگر خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اسقدر طاقت والا ہوں۔ کہ اندھیرے سے روشنی پیدا کرتا ہوں اور مردہ کو زندگی دیتا ہوں اور رزق بے حساب بخشتا ہوں۔ اب باوا صاحب کا عقیدہ اور قرآن شریف کی آیات کھلی پڑی ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں۔ کہ باوا صاحب کس کو پسند فرماتے تھے ؛

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

آریہ دوستوں کا ویدوں کے ساتھ کسقدر پیار ہے

آریہ سماج کے گیان دیدوں کی اشاعت کے گیت گاتے رہتے ہیں۔ اس امر کے دیکھنے کے لئے کہ ہمارے آریہ دوستوں کی وید کے ساتھ کسقدر محبت ہے۔ پرکاش ۱۰ ماگھ کا یہ اقتباس حقیقت حال پر کافی سے بڑھ کر روشنی ڈالتا ہے۔ پرکاش لکھتا ہے:۔

"دیانند کالج اور گورو کل کے لئے جہاں لاکھوں روپیہ دان ملے ہیں۔ وہاں دان کی ایک ایک رقم کئی کئی ہزار کی تھی۔ ان دونوں کی سالانہ آمدنی بھی ایک ایک لاکھ سے اوپر ہو چکی ہے دوسری طرف جہاں وید پرچار فنڈ کی سالانہ آمدنی سولہ ہزار سے نہیں بڑھی۔ وہاں اس کے لئے بڑے سے بڑا دان جو اس کو ملا ہے۔ وہ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ چار یا پانچ سو ہے۔ وید پرچار فنڈ کا دھن زیادہ تر سماجوں سے وصول ہوتا رہا ہے اس دان کی مقدار جو نہ معلوم کتنے شخصوں کے چندہ سے بنا ہے پچاس۔ سو۔ دو سو اور چار سو روپیہ تک ہے"۔

آریہ دوست وید پرچار یا ویدوں کا ترجمہ دیگر زبانوں میں نہ کرنے پر حق پر ہیں۔ کیونکہ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ ویدوں کے تراجم سے جسقدر لوگوں کو اندھیرے میں رکھا جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ اور اس دور اندیشی کی ہم بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

دہریہ انجمن کسطرح ترقی کر رہی ہے۔

پنڈت ستیانند اگنی ہوتری نے اپنی پوجا کروانے کے لئے ایک منڈلی بنائی ہوئی ہے۔ جسکا کام یہ ہے۔ کہ وہ اس احکم الحاکمین خداوند قدوس کو جواب دیکر اس کی جگہ پنڈت اگنی ہوتری کی پوجا کرے۔ اس سبھا میں داخل ہو کر انسان کو اپنے فہم و فراست اور ادراک کو قفل لگانا پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اس سبھا کو کسطرح روپیہ دے رہے ہیں۔ اور ایک سال میں اس انجمن کے پاس کسقدر روپیہ آیا۔ اسکا مختصر حال یہ ہے جو ان کے آرگن جیون تت سے لیکر اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

تھیوسوفی سماج کے سمبندھ میں لاہور میں ایک نیا ہال تیار ہوا ہے۔ جس پر سترہ ہزار لاگت آئی ہے۔ اس میں سے ۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۵ء تک تیرہ ہزار نقد وصول ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ دیودھرم پرچار کوش میں ۳۳۶۹۰ روپیہ ۱۳ر ۷ پائی دان آیا ہے۔ اور ۳۳۰۸۵ روپیہ ۶ر ۳ پائی خرچ ہوا ہے یہ دیودھرم پرچار کوش کیا ہے۔ اور اس سے کیا کیا کام لیا جاتا ہے۔ اس کا علم ہمیں نہیں۔ لیکن اتنا تو کہا جا سکتا ہے کہ اس سے نہ معلوم کتنے ارواح کو خدا کیطرف سے گمراہ کیا گیا ہوگا۔ اس کے علاوہ مختلف جگہوں میں دیوسماج کے آدھین جو جو بھی انسٹی ٹیوشن ہیں۔ اُن سب کی آمدنی اور خرچ دیا گیا ہے۔ جو ۶۹۴۰۲ روپیہ ۱۰ر ۹ پائی اور ۱۳۵۳۷ روپیہ ۸ر ۱۱ پائی ہے۔

افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے فرض کو قطعی فراموش کر دیا۔ اسلام کا مانو لا الہ الا اللہ تھا۔ اگر مسلمان اپنے فرض کو محسوس کریں۔ تو اللہ کی موجودگی میں غیر اللہ کی پوجا کرنے والی سوسائٹیاں زیادہ دیر کے لئے قایم نہیں رہ سکتیں۔

مسلمان اور ہندوؤں میں سے صلح کا حامی کون ہے

مسلم لیگ میں اگر طرف ایک ممبر مظہر الحق صدر لیگ نے شمس العلماء مولانا حالی و مولانا شبلی خواجہ غلام الثقلین وغیرہ کی وفات پر افسوس کیا۔ تو دوسری طرف آنریبل مسٹر گوکھلے سر فیروز شاہ مہتہ اور سر رہبری کاٹن کی وفات پر بھی اظہار تاسف سے کام لیا۔ مگر دوسری انڈین نیشنل کانگرس نے جو تمام ہندوستان کی نیابت کا دم بھرتی ہے۔ اور جو ہندو اور مسلمانوں کو ایک آنکھ دیکھنے کی مدعی ہے۔ اس کی پریسیڈنشل تقریر میں کسی مسلمان لیڈر کی وفات کے متعلق افسوس کے لئے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ اس سے آپ اندازہ لگا لو۔ کہ ہندو اور مسلمانوں میں سے عملی طور پر صلح اور آشتی کا خواہش مند کون ہے۔ ہندو یا مسلمان۔ جب تک ہندو مسلمانوں کے دکھ میں اور مسلمان ہندوؤں کے دکھ میں شریک نہیں ہوں گے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی۔ اور ایک کی غمی دوسرے کی غمی نہیں ہوگی۔ تب تک خالی دعووں اور لکچروں سے کچھ نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر ست اُپدیش پر عیسائی ہونے کا شبہ

آریہ گزٹ لکھتا ہے۔ پیشتر ازیں کئی ایک اخبارات لکھ چکے ہیں۔ کہ "سوامی" شیوانند ایڈیٹر ست اُپدیش خفیہ عیسائی ہیں۔ لیکن ہمیں اس کا یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن دسمبر ۱۹۱۵ء کے پرچہ ست اپدیش کا نوٹ "بڑا دن اور نیا سال مبارک"۔ پڑھ کر دل گواہی دیتا ہے۔ کہ اخبارات کی تحریریں بے بنیاد نہیں تھیں۔ متذکرہ نوٹ میں ایڈیٹر صاحب ست اُپدیش نے حضرت مسیح کے لئے جو کچھ لکھا ہے اور جس طرز سے لکھا ہے وہ صرف ایک عیسائی ہی لکھ سکتا ہے۔ دوسرا نہیں۔ نوٹ کے اخیر میں ایڈیٹر صاحب نے دوسروں کو بھی ترغیب دی ہے۔ کہ حضرت مسیح کے پیرو بنو۔ اس سے تمہیں خوشی نصیب ہوگی اور پرمیشور کی بادشاہت ملیگی۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمیں سخت افسوس ہے۔ کہ سوامی شیوانند ایسا شخص عیسائیوں کے پھندے میں پھنسا ہوا ہے۔ ہمارے دل میں سوامی شیوانند جی کے لئے عزت ہے۔ لیکن ان کا یہ رویہ مجبور کرتا ہے۔ کہ اُن کی حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ تاکہ ہندو پبلک غلط فہمی میں نہ رہے۔ اور سوامی جی کو ہندو ہی نہ سمجھتے رہیں"۔

"نور"۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہے۔ تو ہمیں عیسائی صاحبان کی ہوشیاری کی داد دینی پڑتی ہے۔

عیسائی کالجوں کا اصلی مُدعا

آگرہ میں مسٹر ڈیوس نے لکچر دیتے ہوئے کہا۔ کہ عیسائی کالج بنانے سے ہماری غرض یہ نہیں۔ کہ لوگوں کو تعلیم دی جائے۔ بلکہ اس کی اصلی غرض اور ٹھیک مدعا یہ ہے۔ کہ ہندوستان کو ہمالیہ سے لیکر راس کماری تک عیسائی بنایا جاوے"۔

پہلے پہل جب مشن سکول اور کالج قائم ہوئے تھے۔ تو عیسائی حضرات بڑا احسان جتلایا کرتے تھے۔ کہ لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے ہم یہ تمام تکلیفات اٹھا رہے ہیں۔ لیکن شکر ہے۔ کہ اب عیسائیوں کے اندر بھی اتنی اخلاقی جرأت آئی ہے۔ کہ وہ اپنی پوشیدہ غرض کا اظہار کر سکیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اب جبکہ یہ لوگ علانیہ اپنے مدعا کو ظاہر کر چکے ہیں۔ تو کیا اب بھی مسلمان اپنے بچوں کو مشن سکولوں اور مشن کالجوں میں بھیجنے کی غلطی کریں گے؟

KHILAFAT LIBRARY

نئے وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ مارچ میں تشریف لائینگے

ابھی تک اس امر کے متعلق سرکاری طور پر کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ لارڈ چیمسفورڈ کے ذاتی عملہ میں کون کون سے اصحاب ہوں گے۔ لیکن اتنا معلوم ہو چکا ہے۔ کہ مسٹر فلتے جو انڈین پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے ایک ممتاز سرحدی افسر ہیں۔ وہ سر جیمس ڈوبوے کی جگہ آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری ہوں گے۔ سر جان میکنزی چھ ماہ تک وائسریگل ہوس ہولڈ کے کنٹرولر رہیں گے۔ لارڈ چیمسفورڈ ڈاک کے جہاز میں بمبئی سے روانہ انگلستان ہو گئے۔ آپ مارچ کے اخیری حصہ میں لارڈ ہارڈنگ کو سبکدوش کرنے کے لئے واپس آئیں گے۔

اگر مسیحی دھرم میں خدا کو باپ کہا گیا ہے۔ تو ویدک دھرم میں ماں مانا گیا ہے

لالہ منہراج صاحب اپنے ایک لکچر میں جو ۷۔ ماگھ کے آریہ گزٹ میں چھپا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"پرانے عہدنامہ کو چھوڑ دو۔ نئے عہدنامہ میں جس پر عیسائیوں کو ناز ہے۔ کوئی ایسا اچھا خیال نہیں پایا جاتا۔ جو ویدوں میں نہ پایا جاتا ہو۔

پرماتما پتا ماتا اور بندھو ہے

آج ڈھائی کی چوٹ سے عیسائی کہتے ہیں۔ کہ عیسائی مذہب نے اس سچائی کا پرکاش کیا ہے۔ کہ پرماتما سب کا پتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ حضرت مسیح کا نیا الہام ہے۔ لیکن کیا سچ مچ یہ نیا خیال ہے۔ اگر یہ نیا خیال ہوتا۔ تو ہم سر تسلیم خم کر دیتے لیکن جب وید سب سے پرانی پستک ہے۔ اور وید ہی میں یہ خیال موجود ہے۔ تو پھر یہ خیال نیا کیسے ہو سکتا ہے۔ وید میں آیا ہے

"سہ نو بندھو رجنتا"۔

"یعنی وہ ہمارا بندھو اور اجنتا پیدا کرنے والا پتا ہے"

پھر رگوید کے پہلے منڈل میں آیا ہے۔ اے گیان سروپ پرماتما! تو ہمارا پتا ہے۔

پھر رگوید کے پہلے منڈل کی نور چادر اسی مطلب کو ظاہر کیا گیا ہے۔ پہلے منتر میں آیا ہے۔ اے پرماتما! ہم تیرے پاس ایسی ہی آسانی سے پہنچتے ہیں۔ جیسے پتا کے پاس۔ گرد یکھئے۔ ہمارا دعویٰ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ حضرت مسیح مہاپرش تھے۔ انہوں نے بیشک اس سچائی کو انوبھو کیا۔ مگر اس کا گیان اس پہلو میں کامل نہ تھا۔ لیکن ویدک گیان مکمل ہے۔

آپ دیکھیں پتا کے ملتے وقت دو خیال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک پیار کا دوسرا ڈر کا۔ لیکن ماتا سے ملتے وقت پریم ہی پریم ہوتا ہے۔ گویا ماتا کا رشتہ پتا سے بڑھ کر ہے۔ شاستر بھی کہتا ہے۔ کہ "اچاریہ سے دس گنا پتا کا۔ اور پتا سے دس گنا ماتا کا آدر کرو"۔

یاد رکھو۔ ماتا کبھی کو ماتا نہیں ہوتی۔ ماتا کی ماتا بہت تبردست ہوتی ہے۔ اس لئے ماتا کا رشتہ زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

انجیل میں پرماتما کو پتا تو کہا گیا ہے۔ لیکن کہیں ماتا نہیں کہا گیا۔ لیکن دیکھو اُپنشد کیا کہتے ہیں۔

"تیمو ماتا چ پتا تیمو"۔ تو ہی ماتا ہے تو ہی پتا ہے۔

ویدک دھرم میں خدا کو دوست کہا گیا ہے

پھر اسی پر اکتفا نہیں۔ آگے چلکر لالہ منہراج صاحب فرماتے ہیں۔

"لیکن ویدیہیں آکر ٹھہر نہیں جاتے۔ وہ اس درجہ سے بھی آگے لے جاتے ہیں۔ اور وہ درجہ دوستی کا ہے۔ وید میں آیا ہے "تمہاری دوستی میں ہم کبھی دکھی نہیں ہوتے"۔

ماتا سے بیشک انیت پریم ہوتا ہے۔ لیکن جہاں برابری کا بھاؤ نہیں۔ وہاں راز چھپا لئے جاتے ہیں۔ لیکن متر سے دوست سے کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ اس لئے دوست کا درجہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور اس اعلیٰ بھاؤ کو وید بھگوان نے ظاہر کیا ہے۔

خدا کی شان ایک وقت وہ تھا جبکہ آریہ دوست مسلمانوں کے منہ آیا کرتے تھے۔ اور طنزاً یہ کہا کرتے تھے۔ کہ ان کی کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا دوست ہے۔ مگر خدا کی قدرت سچ مچ ہے۔ سات پردے پھاڑ کر بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ وہ بات جس پر آج سے چند سال پیشتر ہمارے آریہ دوست مخول اڑایا کرتے تھے۔ آج اسی کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ اور دنیا میں اسے بے نظیر سچائی ظاہر کرنا پڑا۔

ہم منوسمرتی کا کہنا صحیح مانیں یا سوامی دیانند صاحب کا

لالہ منہراج صاحب نے اپنے لکچر میں جو ۷۔ ماگھ کے آریہ گزٹ میں چھپا ہے۔ فرمایا۔ کہ "دوسری بات جس پر عیسائی فخر کرتے ہیں۔ وہ وہ اُپدیش ہے۔ جو حضرت مسیح سے پہلے موجود نہ تھا۔ مسیح نے حواریوں کو بلا کر کہا۔ مبارک ہیں غریب کیونکہ خدائی بادشاہت انہیں کی ہوگی۔ لیکن منوسمرتی میں غریبوں پر دیا کرنے کا اپدیش ہے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ مرنے پر بھی خوشی نہ مناؤ۔ غصہ کرنے والے پر غصہ نہ کرو۔ اگر کوئی گالی دے۔ تو اُسے کہو۔ تمہارا بھلا ہو۔ کلیان ہو"۔

مگر دوسری طرف سوامی دیانند صاحب اپنے رگوید بھاش کے صفحہ ۷۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"جو ناستک (دہریہ) نندک وادہورت (ویدوں کو نہ ماننے والے) ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے جائے رہائش سے دور چلے جاویں۔ یقیناً اور ملکوں سے بھی دور ہو جاویں۔ یعنی وہ کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں"۔

اب ہم منوسمرتی کو صحیح خیال کریں۔ یا سوامی دیانند صاحب کے رگوید بھاش کو؟ آریہ گزٹ کا ایڈیٹر جواب دے۔

سوامی دیانند کی تعلیم سے ایک اور ویدوں کے عالم کا انحراف

کچھ دن ہوئے۔ کہ پنڈت بلبھ نرائن ایڈیٹر آریہ دھرم کے متعلق بہت کچھ اصلاحات تجویز کیں تھیں۔ ابھی وہ سوال جوں کا توں ہی موجود تھا۔ کہ ہمارے کان میں ایک اور آواز پڑی۔

ہمعصر آریہ گزٹ نے گرد کل کے سالانہ جلسہ پر سوامی ہری پرشاد نامی کے کھل کھیلنے کی خبر دی ہے۔ اور وہ لکھتا ہے۔ کہ "جو رپورٹیں مختلف ذرائع سے ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سوامی ہری پرشاد نے آریہ سماج کی سندھیا کا بڑے زور سے کھنڈن کیا۔ اور کہا۔ کہ اس سندھیا میں تو یجروید کا ایک بھی منتر نہیں ہے۔ اور سوامی دیانند جیسے کرموں کے ختم ہونے پر مکتی سے واپسی مانتے ہیں۔ ویسے میں نہیں مانتا۔ یہی نہیں بلکہ سوامی ہری پرساد نے منسا پری کرماں کے اپنے ارتھ (ترجمہ) کرتے ہوئے مہرشی دیانند کے ارتھوں کا کھنڈن کیا"۔

"نور"۔ یہ واضح ہونا چاہیئے۔ کہ سوامی ہری پرشاد کوئی معمولی لیاقت کا انسان نہیں ہے۔ اس کی سنسکرت قابلیت مسلمہ ہے۔ آج کل تمام ہندوستان میں شاید ایک دو پنڈت ہی اس کے پایہ کے نکلیں۔ جب بڑے بڑے عالی ویدک پنڈتوں کے خیالات آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کے متعلق یہ ہیں۔ تو اس سے اندازہ لگالو۔ کہ آرین ویدک مسائل میں کسقدر پختگی ہے ؛

کیا ویدوں میں عناصر پرستی نہیں

لالہ ہنسراج صاحب نے اپنے لکچر مطبوعہ ۷۔ ماگھ کے آریہ گزٹ میں بڑے زور سے یہ فرمایا۔ کہ ویدوں میں عناصر پرستی کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اگر یہ امر واقعہ ہو۔ تو پھر ہم سے بڑھ کر جو سب سے زیادہ توحید پرستی اور اشاعت توحید کے دلدادہ اور فریفتہ ہیں۔ اور کون خوش ہو سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیا واقعی ویدوں میں توحید ہے۔ اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لالہ ہنسراج صاحب ملاحظہ فرماویں ؛

(۱) رگ وید منڈل ۲ سوتک ۵۳۔ منتر ۳ میں سورج کی پرستش

(۲) رگ وید منڈل ۱۔ سوتک ۱۳ منتر ۴ بھوتک (انیدھن سے جلنے والی) اگن کی پرستش۔

(۳) یجروید ادھیائے ۱۵۔ منتر ۲۵۔ اگنی کی ثنا۔

اُمید کہ ایڈیٹر آریہ گزٹ اس کا جواب دیگا ؛

KHILAFAT LIBRARY

سکھوں میں مسئلہ طلاق نہ ہونے کا احساس

کسی شخص کا جواب دیتا ہوا ایڈیٹر لائل گزٹ اپنے ۲۶۔ دسمبر ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ "عیسائیوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش تو کرتے ہو۔ کہ حالات خواہ کچھ ہی ہوں۔ دوسری شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن ان میں تو آپس میں مزاج نہ ملنے یا ایک دوسرے کی بدچلنی کی وجہ سے عورت خاوند کے تعلقات کے قطع کرنے کا قانون طلاق موجود ہے۔ تمہارے میں سے اگر کسی گھر میں عورت خاوند کی نہیں نبھ سکتی۔ یا ایک یا دوسرا بدچلن ہے۔ یا دھرم سے پتت ہو گیا ہے۔ ان کے لئے کیا علاج تمہارے پاس ہے"

اگر میرے معزز دوست سردار امر سنگھ صاحب فوراً نارض ہو کر بیچارے ایڈیٹر نور کو کوسنا شروع نہ کردیں۔ تو میں اپنے معزز دوست سے یہ استفسار کرتا ہوں۔ کہ ایک طلاق پر ہی کیا منحصر ہے۔ سکھ دھرم میں یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ فلاں کے ساتھ شادی کرنا جائز اور فلاں کے ساتھ ناجائز۔ عبادت اللہ کے یہ انضباط اتفاقات۔ اپنوں سے یہ سلوک اور غیروں سے یہ برتاؤ۔ کیا یہ شریعت کے اہم مسائل شری گورو گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔ اگر ہوں تو فرمایئے۔ کیونکہ شری گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

بدعت کو دور کر قدم شریعت رکھ

حضرت باوا صاحب جو شریعت پر قدم زن ہونے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یہ شریعت کے مسائل ہمیں کہاں دستیاب ہو سکتے ہیں۔ امید کہ میرا معزز دوست بجائے بلاوجہ اور بلاسبب اڈیٹر نور پر خفا ہونے کے معقولیت سے جواب عطا فرما کر اپنے دیرینہ نیازکیش کو شکر کا موقعہ دے گا ؛

سب سے بڑے ڈاکٹر کے منہ سے یونانی آیورویدک علاج کی تعریف

ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس نے انبور میں ایک لکچر دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ جسقدر زیادہ عرصہ میں ہندوستان میں رہا۔ اور جسقدر یہاں کے لوگوں اور اس ملک سے میری واقفیت زیادہ بڑھتی گئی۔ اتنا ہی مجھے یقین ہوتا گیا۔ کہ یونانی اور ویدک حکیموں کے بعض طریق علاج بڑے کارآمد ہیں۔ اور اس میں ذرا شک نہیں۔ کہ ہندوستانیوں کے آباء واجداد بہت عرصہ گذرا بہت سی باتوں سے واقف تھے۔ جن میں سے اکثر باتیں بطور نئی دریافتوں کے آجکل معلوم کی گئی ہیں۔ چنانچہ مرض سکتہ میں نمک کا استعمال بند کر دینا حال کی دریافت ہے۔ لیکن ہزارہا سال پہلے سے ویدوں اور حکیموں کو یہ راز معلوم ہے۔ جبکہ ہندوستان کے سب سے بڑے ڈاکٹر کی یہ رائے ہے۔ تو یہ رجسٹریشن ایکٹ ان ہر دو طریق علاج کو مقید کیوں کرنا چاہتا ہے۔ یہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا ؛

چھوت چھات اور سکھ مذہب

جہاں تک سکھ مذہب کا تعلق چھوت چھات سے ہے۔ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ سکھ مذہب اس مسئلہ کا سخت مخالف ہے۔ سکھوں کی کتابوں میں جلی حروف سے یہ لکھا ہوا ہے۔

ذات ورن کی کان نہ مانے خالصہ سنگ
گوربانی سے پریم کر من رپ گوڑا رنگ

ذات پات کے فضول بندھنوں کو توڑ کر خداوند قدوس کی محبت میں محو ہو جاؤ ؛

مگر دیکھئے کہ اس وقت سکھ مذہب کے پیرو باوجود ان ضروری اور بین ہدایات کے بھی کس فراخ دلی سے ہندوانہ رسوم کی پیروی کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لائل گزٹ اپنی ۲۳۔ جنوری کے افتتاحیہ میں بدیں الفاظ اس امر کو ظاہر کرتا ہے۔

ہمارے ایک بڑے حلقہ میں چھوت کا توہم ہندوؤں سے بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ گھر کرتا جاتا ہے۔ کئی لوگوں نے

دیسنو لوگوں کی طرح لکڑیاں تک دھو کر جلانے۔ اپنے ہاتھ سے پکائے ہوئے کھانے کے بغیر کسی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھانے جس کھانے کو دوسرے کا ہاتھ لگ گیا ہو۔ اس کو ناپاک سمجھ کر پھینکدینے کو ہی اپنا دھرم سمجھا ہوا ہے۔ عام طور پر بھی ہم ہندو کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا خواہ وہ اوّل درجہ کا حقہ نوش کٹھا خور اور غلیظ کیوں نہ ہو۔ بغیر کسی رکاوٹ کے کھا لیتے ہیں لیکن ہندوؤں کے سوا کسی غیر سکھ کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا خواہ وہ کیسا ہی پرہیزگار اور صاف رہنے والا کیوں نہ ہو۔ ہمارے ہزار میں سے نوسو ننانوے افراد کھانے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ لیکن زبانی ان سے جب پوچھو۔ یہی کہیں گے ہم ہندو نہیں بلکہ سکھ ہیں" ؛

یہ محض اس لئے ہے۔ کہ ہندوؤں کے ساتھ ملے جلے رہنے سے تمام ہندوؤں کے رسومات نے سکھوں میں اسقدر مضبوطی حاصل کرلی ہے کہ اس کے دور کرنے کے لئے بہت کچھ تگ و دو کی ضرورت ہے۔ یہ رسومات خالی مضامین لکھنے سے دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک بعض چیدہ افراد عملاً قدم نہ اٹھائیں ؛

سکھ صاحبان کے نزدیک غیر ہندو سے نو سکھ کا درجہ

پیشتر ازیں ہم نے نہایت درد اور قلق سے اس امر کا اظہار کیا تھا۔ کہ نو سکھ کو قدیمی سکھ اپنے میں جذب کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور مساوات جو ہیومنٹی کا فطرتی مطالبہ ہے۔ اس کا برآنا بہت مشکل ہے تو ایڈیٹر لائل گزٹ آپے سے باہر ہو گیا تھا۔ مگر سچ سچ ہے۔ آخر زبان سے نکل ہی جاتا ہے۔ ابھی اس بات کو چند روز بھی نہ گذرنے پائے تھے۔ کہ ایڈیٹر لائل گزٹ کو اپنے ۲۳ جنوری کے اخبار میں الفاظ ایڈیٹر نور کے بیان کی تصدیق کرنی پڑی۔ ادنےٰ اقوام کے ہندوؤں کو ہم نے امرت تو چکھایا۔ لیکن امرت چکھنے کے باوجود کئی سلیم فطرت اور بے حمیت لوگ ان کو ابھی تک "نہ ہی" "رامداسیہ" "کبیر پنتھی" ہی سمجھتے ہیں۔ اور ان سے ویسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ جیسا کہ پیشتر ازیں ہندوؤں میں کیا جاتا تھا۔ ایک گندے سے گندہ اور ٹاکرہ کی یا چمار کسی خوبصورت اور خوب سیرت سکھ سے بوجہ امرت

دغیرہ سے سکھ بنا ہو) بیٹی تو کجا روٹی کا رشتہ بھی قائم کرنے کے لئے تیار نہ پایا جاویگا۔ ہم نے چند مسلمان گھرانوں کو سکھ تو بنایا۔ لیکن ان کو بغیر "مذہبیوں" کے ناطہ کہیں سے نہیں ملتا۔ شیرمان سنت لکھبیر سنگھ جی کو ستھا تو ٹیکنے کی حمایت میں کئی باولے بنگالی اور اروڑے کھتری نکلیں گے لیکن ان کے بیٹیوں کو لڑکی دینے کے لئے تو ایک بھی میدان میں نہ نکلا۔ کئی خود غرض لوگ مذہبی اور مسلمانوں سے بنے ہوئے سکھوں میں جب کسی اور جگہ سے عورت نہیں ملتی تو شادی تو کر لیتے ہیں۔ لیکن خود جب ان کے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تو اُن کے لئے اونچی ذاتوں کے لڑکوں کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔ لاہور و امرتسر بلکہ تمام مقامات کے عموماً بڑے بڑے سکھ اپنی بیاہ شادیوں کی تقریبوں پر مجال نہیں کہ کسی ایسے شخص کو دعوت دیں۔ جس کے لئے ہندوؤں کے چھکے پر روٹی کھانا ہندو قانون کی بدولت ممنوع قرار دیا جا چکا ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

سوائے مسلمانوں کے اور کوئی قوم برابری کے حقوق نہیں دیسکتی

باوجود اس کے کہ ہندوستان کی آب و ہوا کا اثر مسلمانوں پر بھی بہت کچھ ہوا ہے۔ مگر اس گئے گذرے وقت میں بھی مسلمانوں میں یہ بات ضرور پاؤ گے۔ کہ کسی نو مسلم کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنے کے لئے اکثر معزز مسلمان بخوشی تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اس امر کو اپنے لئے باعث فخر قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ بات کسی اور قوم یا مذہب میں ہمیں نظر نہیں آتی۔ زبانی جمع خرچ تو بہت کچھ ہے۔ مگر عملی قدم سوائے اسلام کے اور کہیں بھی نظر نہیں آئے گا۔ اسلام ایک ایسی زبردست بھٹی ہے۔ کہ جس میں برہمن چمیری و بیش شودر کی امتیاز بالکل بھسم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اسلام کے دیکھا دیکھی بعض دیگر اقوام نے بھی اس راہ پر قدم زن ہونے کی سعی کی۔ مگر اس کے لئے ضرورت تھی بزرگان اسلاف کے عملی نمونوں کی۔ جو سوائے اسلام کے دیگر ادیان میں کمیاب ہیں ؛

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا؟

ایک مسلم اخبار نے ٹھیک لکھا ہے۔ ہمیں اس بات کے لئے کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ کسی لمبے چوڑے ثبوت کی ضرورت نہیں۔ روس میں اسکی یہ کامیابی کہ جو ٹائمز کے نزدیک بھی بغیر خون بہائے ہوئی ہے اس بات پر شاہد عادل ہے۔ کہ اسلام کو کسی تلوار کی ضرورت نہیں نہ پہلے تھی نہ اب ہے۔ نہ آئندہ ہوگی۔ پچاس ہزار نو مسلمین کی تعداد کوئی تھوڑی نہیں۔ اور وہ بھی عیسائیت جیسے مذہب کو چھوڑ کر۔ پھر جب اسلام ایک ایسے مذہب کو جسے آج عالمگیر اور مہذب اقوام کے لائق بتایا جاتا ہے۔ اس کی باقاعدہ ترویج میں آدمیوں سے روپیہ سے اور دیگر ہر ایک قسم کی کوشش سے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا جاتا۔ باوجود اپنی اشاعت کے لئے کوئی باقاعدہ نظام کوئی جسمانی یا مالی امداد نہ رکھنے کے اس طرح کھلے طور پر مان کر دے سکتا ہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ان دنوں میں جب کہ آج سے بہترین علم و اخلاق اور تقویٰ پرہیزگاری کے مالک اس کے جاں نثاروں میں شامل تھے۔ اسے تلوار کی ضرورت پڑتی۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ؛

ہمارا پیارا نبی ایک غیر مسلم کی نظر میں

سوامی رام تیرتھ صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں۔

" رام بادشاہ جو ہندوستان کے چند اشخاص میں سے ایک تھا۔ اپنی کلک گوہر بار سے موتیوں کی مالا مدت ہوئی۔ کہ پرو گئے تھے۔ اور وہ آزاد کے پاس بطور مال امانت کے تھی۔ اب اشارہ فرمایا ہے۔ کہ وہ ہار آنحضرتؐ کی ولادت پر میں زیب تحریر کروں۔ ورنہ خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوں گا"۔

" کیا بنجر عرب اور کیا عرب کا ایک ان پڑھ یتیم جنگلوں میں رہنے والا جس کے دل میں شعلۂ اسلام (یقین کی آگ) بھڑک اٹھی" نہیں ہے کچھ بھی سوا اللہ کے"۔

ریگستان عرب کے بیجان ذرے اس آگ نے بارود کے دانے بنا دیئے۔ اور اس ریت کی بارود آسمان تک اچھلتے اچھلتے تھوڑے ہی عرصہ میں ایشیا کے اس سرے سے لیکر یورپ اور افریقہ کے اس سرے تک پھیل گئی۔ مشرق اور مغرب

KHILAFAT LIBRARY

کو احاطہ کر لیا۔ دہلی سے غرناطہ تک گھیر لیا۔ ہائے غضب! ایک دل۔ غریب دل۔ بادشاہ کا نہیں۔ عالم کا نہیں۔ ایک اتمی یتیم کا۔ اور یہ خدا دلی۔ اب کون کہیگا۔ کہ بادشاہ دلی بیرونی بادشاہت کی محتاج ہے۔" اور اس مار کی دوسری لڑی یوں جلوہ کناں ہے:۔

"سب سے پہلے مسلمان (خود حضرت محمدؐ) کا قول ہے۔ کہ اگر میرے دائیں کان کے پاس سورج کھڑا ہو جائے اور بائیں کی طرف چاند۔ اور مجھے دھمکا کر کہیں۔ کہ چل ہٹ پیچھے تو بھی میں کبھی نہیں ہٹ سکتا۔

اگرچہ قطب جگہ سے ٹلے تو ٹل جائے
اور آفتاب بھی قبل عروج ڈھل جائے
کبھی نہ صاحب ہمت کا حوصلہ ٹوٹے
کبھی نہ بھولے سے اپنی جبیں پہ بل آئے

مسٹر مظہر الحق اور ہندو فلاسفی

مسٹر مظہر الحق نے اپنی مسلم لیگ کی پریزیڈنشل تقریر میں یہ کہا۔ کہ "مجھے ہندو اور مسلمان دو اقوام کے ملانے کا خیال اسوقت پیدا ہوا۔ جبکہ میں نے ہندو فلاسفی جو تمام دنیا میں سب سے اعلیٰ سمجھی جاتی ہے۔ پڑھی"۔ ہم حیران ہیں۔ کہ مسٹر مظہر الحق نے ہندو فلاسفی میں کونسا عجوبہ پایا۔ جسپر وہ اسقدر گرویدہ ہو گئے۔ خداوند تعالےٰ کے متعلق بیشتر ہندو فلاسفروں کا جو عقیدہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ باوجود سروشکتیمان اور قادر مطلق ہونے کے کسی ایک روح اور ایک ذرہ پرکرتی اور مادہ کو بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ اس دنیا کے کاروبار چلانے کے لئے روح اور مادہ کا محتاج ہے۔ اور صرف اسی احتیاج کی وجہ سے دائمی مکتی یا نجات سے روح کو ہمیشہ کے لئے محروم کیا گیا۔

یہ ہے ہندو فلاسفی کا خلاصہ۔ مگر آیئے اب اسلام کیطرف۔ اسلام جو فلاسفی ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ اسکا مختصر خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ آنریری قادر مطلق نہیں ہے۔ بلکہ وہ با اختیار قادر مطلق ہے۔ وہ اپنے ادنےٰ سے اشارہ سے لا انتہا ارواح کو پیدا کر سکتا ہے۔ اور ارواح کو دائمی مکتی یا نجات دیکر ابد الاباد تک دور تسلسل سے آزاد کر دیتا ہے۔

اب ہم حیران ہیں۔ کہ مسٹر مظہر الحق نے ہندو فلاسفی میں وہ کونسی اچنبہ کی بات دیکھی۔ جسپر آپ اسقدر فریفتہ ہو گئے۔ اگر وہ ذرا تشریح فرما دیتے۔ تو ہمیں بھی اس پر غور کرنے کا موقعہ ملتا۔

وہ کتاب جسکو حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے بہت ہی پسند فرمایا

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اوّل تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے رسالہ (قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم) کو کمال دلچسپی سے پڑھا ہے۔ مجھے بہت پسند آیا۔ اور بہت خوشی مجھے اس سے حاصل ہوئی رسالہ بہت دلچسپ ہے"۔

گویا یہ لاکھ شہادتوں کی ایک شہادت ہے۔ حضرت کے یہ کلمات اس قدر بابرکت ثابت ہوئے کہ اس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا اب زیادہ سے زیادہ صرف ۲۵ کاپیاں دفتر میں موجود ہونگی۔ جو لوگ اس نعمت غیر مترقبہ سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں۔ وہ جلد اپنی درخواست خریداری بھیجدیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ صفحات ۱۶۴ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ نہایت اعلیٰ۔ باوجود اس کے قیمت صرف ۸/

(مینیجر اخبار نور قادیان)

ایک آریہ گوروکل کا ادھیاپک جو ویدوں کو الہامی نہیں مانتا

آریہ اخبار رہبر مراد آبادی لکھتا ہے۔ کہ آریہ گوروکل کنڈاپن میں سوامی ہرپرشادجی بقول خود ویدک منی ادھیاپکی کا کام کرتے ہیں۔ آپ کے خیالات آریہ سماج کے نکتہ خیال سے بہت کچھ لچر و پوچ ہیں۔ لیکن وہ نہ صرف گوروکل میں موجد ہیں۔ بلکہ پچھلے سالانہ جلسہ پر ان کو دیا پرشد کی صدارت کا اعزاز دیا گیا تھا۔ اور یہ جانتے ہوئے دیا گیا۔ کہ وہ ویدوں کو الہام کا گیان نہیں مانتے۔ ان میں کئی دوش جانتے اور سوامی دیانند کے تو بہت سے مشتروں کا کھنڈن کرتے ہیں۔

"نور" بہتر ہو کہ کوئی آریہ ودوان سوامی ہرپرشاد سے تبادلہ خیالات کرلے۔ مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ سوامی ہرپرشاد سنسکرت کا مسلمہ فاضل ہے۔ اس لئے کسی آریہ ودوان کو ان کے مقابلہ پر آنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ اصل میں جب سوامی دیانند صاحب نے ویدوں کے متعلق اپنی آواز کو بلند کیا۔ اسوقت سنسکرت کے بہت کم عالم موجود تھے۔ اور اب جوں جوں دیا اور علم کی زیادہ اشاعت ہوتی جاتی ہے۔ توں توں سنسکرت کے علماء و فضلاء ویدوں کی حقیقت سے واقف ہو رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے آریہ دوست بجائے غیر آریہ لوگوں کے ساتھ بحث مباحثہ کے ویدوں کے تراجم ہندی اور اردو میں کر دیں تاکہ لوگ ویدک گیان کو اپنی آنکھوں دیکھ کر اس کی قدر و منزلت سے آگاہ ہوتے جائیں۔

نویں سکھ ایجوکیشنل کانفرنس

سردار موہن سنگھ صاحب میونسپل کمشنر ترنتارن یہ سطور اخبار میں شائع کرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔

"نویں سکھ ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس اس دفعہ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۱۶ء کو ترنتارن صاحب ضلع امرتسر میں ہونا قرار پایا ہے۔ ان دنوں ایسٹر کی تعطیلیں ہر ایک جگہ ہوتی ہیں۔ اور کرایہ ریلوے بھی نصف کے قریب ہوتا ہے۔ جن صاحبان نے پہلے کبھی درشن کئے ہیں۔ ان کو تو اس دفعہ تشریف لانے کی پوری خواہش ہوگی۔ وہ براہ نوازش اپنے اور اپنے دوستوں کے نام اس لاثانی کانفرنس کے درشن کے لئے جلد بھیجدیں۔ تاکہ نمبر پیچھے نہ رہے۔ جن ہمدرد تعلیم و کام کرنیوالوں نے (خواہ وہ کسی مذہب یا ملت کے ہوں) کبھی اس موقعہ کے درشن کرنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ انہیں ایک دفعہ ضرور ہی تشریف لاکر اس نظارہ کو دیکھنا چاہیئے۔ یہ لاثانی نظارہ قابل دید ہے۔ اور دیویاں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ فیس ڈیلیگیٹ ۵ روپیہ اور سپیشل وزیٹر ۲ روپیہ جن کی کرسیاں سٹیج پر...

(باقی بر صفحہ آئندہ)

KHILAFAT LIBRARY

دلچسپ نوٹ

جنگ کا خرچ چالیس پونڈ فی سیکنڈ:۔ سلطنت برطانیہ کا خرچ اس جنگ میں ۲۵ لاکھ پونڈ روزانہ یا ایک لاکھ ۴۵ ہزار ۸۳۳ پونڈ فی گھنٹہ یا ۲۴۳۰ پونڈ فی منٹ یا ۴۰ پونڈ فی سیکنڈ ہے۔

بقول مسٹر اسکوئیتھ یہ خرچ ۵۰ لاکھ پونڈ روزانہ تک پہنچیگا۔ لیکن اگر سردست ۲۵ لاکھ پونڈ یومیہ ہی خیال کریں۔ تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ ایک مزدور جو ۳۰ شلنگ فی ہفتہ کماتا ہو۔ تو سال بھر میں ۷۸ پونڈ حاصل کریگا۔ لیکن اس کی یہ سال کی کمائی جنگ میں دو سیکنڈ کے لئے بھی کافی نہیں۔ یعنی اگر ایک کروڑ چالیس لاکھ مزدور ۵ شلنگ روزانہ کمائیں۔ تب جنگ کے ایک دن کا خرچ پورا ہو

دو سو ۲۰۰ مرتبہ نکاح:۔ ہمعصر زمیندار ایک بڑی دلچسپ خبر سناتا ہے۔ کہ ایک خوبصورت امریکن عورت کم از کم دو سو مرتبہ نکاح کرا چکی ہے۔ یقیناً یہ شادی کا اتنا عظیم الشان ریکارڈ ہے کہ روئے زمین پر اور کسی عورت کو اس کی ہمسری کا حوصلہ نہیں ہو سکتا تحریر خیز اجمال کی تفصیل یوں ہے۔ کہ شکاگو کے بڑے بڑے دکاندار اس نازنین کے ذریعہ سے اپنی دکان کی شہرت پھیلاتے ہیں۔ نازنین مذکور دوکان کی کھڑکی میں اپنے شوہر سمیت کھڑی ہو جاتی ہے راہگیر نظارے کو دیکھنے کے لئے ضرور رک جاتے ہیں۔ دوکان کی بکری خواہ مخواہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ رسم مناکحت ہفتہ میں تین بار وقوع میں آتی ہے۔

امن کا خرچ:۔ امن کے وقت میں برطانیہ۔ فرانس روس۔ بلجیم۔ جاپان۔ سرویہ۔ اٹلی۔ تمام اتحادی طاقتوں کا خرچ ۲۱ کروڑ ۱۱ لاکھ پونڈ ہوتا ہے۔ اور جرمنی آسٹریا ٹرکی کا ۱۵ کروڑ ۱۵ لاکھ پونڈ۔ امن کے وقت میں دس آرمی کور کا خرچ جو سال بھر کے لئے کافی ہو۔ جنگ میں چار ماہ کے لئے بصد مشکل کفایت کرتا ہے۔

۱۸۷۰-۷۱ء کی جنگ فرانس و جرمنی میں ۳۱ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوا تھا۔ اور جنگ بوئر میں ۲۱ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ جنگ روس و جاپان میں ۷ کروڑ پونڈ یعنی ان تمام لڑائیوں میں ۶۹ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ جو آجکل صرف برطانیہ کا ۸ ماہ سے کم کا جنگی خرچ ہے۔

پانچ ہزار میل سے بات چیت:۔ امریکہ سررشتہ ڈاک امیر البحری نے ۲۵۰۰ میل کے فاصلہ سے بغیر تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ بات چیت کرنے کے تجربہ میں کامیابی حاصل کی ہے۔ باتیں بالکل صاف صاف سنائی دیتی ہیں۔ اداب امید کی جاتی ہے۔ کہ مشن اور نیویارک کے مابین گفتگو کرنا ممکن ہو جائیگا۔ تھوڑا عرصہ گذرا روم کے باشندہ پروفیسر والنی نے روم اور طرابلس کے مابین ۶۰۰ میل کے فاصلہ پر بے تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ پیام رسانی کا تجربہ کیا تھا۔ اور سال گذشتہ میں برسلز میں ایک گویئے نے راگ گایا۔ جو بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ پیرس میں ۲۲۵ میل کے فاصلہ پر صاف سنائی دیا۔

مسٹر مارکونی کہتا ہے۔ کہ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ بغیر تار ٹیلیفونی چار پانچ ہزار میل تک کامیاب ہو سکے۔ اس بیل کامیابی ہونے کے بعد یہ ممکن ہو جائیگا۔ کہ جو تھیٹر لنڈن میں ہو۔ اس کے تمام گانے پیرس گراڈ اور نیویارک اور طہران میں سنے جا سکیں۔ کلکتہ میں جو گانا گایا جائے۔ وہ پیکن اور بمبئی اور مدراس اور کولمبو میں سنا جائیگا۔

لارڈ کچنر اور رازداری:۔ فوجی معاملات کے متعلق لارڈ کچنر کی رازداری ضرب المثل ہے۔ ایک سویلین دوست نے جسکو بہت شوق تھا۔ کہ لارڈ کچنر سے جنگ کے حالات کے متعلق کوئی معتبر خبر سنے۔ ایک روز وزیر جنگ کی دعوت کی۔ لیکن اثنائے دعوت میں اس کا حوصلہ نہ پڑا۔ کہ وہ اپنے معزز مہمان سے حالات جنگ کی بابت کوئی سوال کرتا۔ کھانے سے فارغ ہو کر کے لارڈ کچنر کو دار آفس تک پہنچانے گیا۔ اور وہاں اس نے جرأت کو کام میں لا کر آخر سوال کر ہی دیا۔ کہ جنگ کی تازہ خبر کیا ہے۔ لارڈ کچنر نے جواب دیا۔ کہ "آج کا اخبار دیکھئے"

بغیر پانی کے زندہ رہنے والی مچھلی:۔ افریقہ کے علاقہ کیمیا میں ایک اس قسم کی مچھلی پائی جاتی ہے۔ کہ جو ان مچھلیوں سے مختلف ہے۔ جو عام طور پر ندیوں اور دریاؤں میں ملتی ہیں کیونکہ وہ پانی کے باہر بھی زندہ رہ سکتی ہے۔ تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مچھلی کا ایک پھیپھڑا ہوتا ہے۔ جس سے وہ خشکی پر سانس لے سکتی ہے۔ اور گلپھڑے ہوتے ہیں۔ جو پانی کے اندر سانس لینے میں کام دیتے ہیں۔ سائنس والوں کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ ان جانوروں سے ہے۔ جو اب سے صدیوں پیشتر دنیا میں پائے جاتے تھے۔ اور یہ کہ وہ بندر سے مشابہ ہوتی ہے۔

ناچنے والا پرندہ:۔ امریکہ میں ایک قسم کا پرندہ پایا جاتا ہے جو اپنی قسم کی دوسرے پرندوں کے مجمع میں کھڑا ہو کر بڑی صفائی اور خوش اسلوبی سے ناچتا ہے۔ اس کا نام ریکولا ہے۔ اور اس کے پر ارغوانی اور نارنجی ہوتے ہیں۔ شروع میں آہستہ آہستہ ناچنے لگتا ہے۔ پھر بتدریج تیز ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تھک جاتا ہے۔ تو دم پھول جانے سے زمین پر گر پڑتا ہے۔

بچھو خودکشی کرتا ہے:۔ بچھو کے متعلق زمانہ قدیم سے یہ بات مشہور چلی آتی ہے۔ کہ جب وہ آگ سے گھرا ہوا ہو۔ اور بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو اپنے بدن میں خود ڈنک مار کر مر جاتا ہے۔ اول اول اس خیال کو محض وہم سمجھا جاتا تھا۔ مگر سائنس دانوں نے جو تجربات کئے ہیں ان میں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ وہ آگ میں جلنے کی موت سے خودکشی کو بہتر سمجھتا ہے۔

بغیر پانی کے غسل:۔ نئی روشنی کا ایک بین اثر یہ ہے کہ آدمی دن بدن آرام طلب ہوتا جاتا ہے۔ اب کنوؤں کی بجائے نل پر لوگ غسل کر لیتے ہیں۔ لیکن حال میں ایک سائنس دان نے ایک ایسا کوٹ ایجاد کیا ہے۔ جس کے ارد گرد برقی تار لگے ہوئے ہیں۔ اس کے پہننے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ابھی گرم گرم حمام سے غسل کر کے نکلا ہے۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (منیجر)

آریہ دھرم کی کتابوں میں شدھی کا کہیں ذکر نہیں

نمبر ۸

KHILAFAT LIBRARY

ہم نے خوب غور و خوض سے کام لیا ہے۔ مگر آریوں کے مسلمہ کتب میں ہمیں شدھی کا کہیں نام و نشان دکھلائی نہیں دیتا۔ ہم دل و جان سے چاہتے ہیں۔ کہ ادنیٰ اقوام کی ادنیٰ حالت سے نکالکر بلندی پر لے جاویں۔ مگر افسوس کہ آریہ کتب میں اسکا کہیں ذکر نہیں

شدھی کے علاوہ پچھلے نمبر کے شلوکوں میں کچھ اور بھی نظارہ حقیقت آریہ رشیوں کی متبرک تعلیم کا اہل تقلید اور محقق لوگوں کے سامنے آتا ہے۔ جیسا کہ ۱۶ سال کا برہمن ۲۲ سال کھشتری اور ۲۴ سال کا ویش جو جنیو پہننے کے قابل ہے۔ وہ حسب ہدایت پرانے اور نئے آریہ رشی پتت یعنے خارج از مذہب ہے۔ کیونکہ اس سے آگے وہ جنیو نہیں ڈال سکتا۔ بلا جنیو کبھی کوئی آریہ نہیں کہلا سکتا۔ فرض کیجئے۔ ایک شخص کہ جسپر ابتدا سے ہی بدکرداروں کی صحبت نزیں رہی۔ اب وہ تیس سال کی عمر میں کسی نیک فاضل کے اقوال و افعال سے متاثر ہو کر آریوں کے پاس التجا کرتا ہے۔ کہ مجھے آپ مذہب عطا کیجئے۔ مگر مہاشہ صاحبان اسکو دھرم بخشنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ وہ ۲۴ یا ۲۶ سال سے ہی انسانوں کو مذہبی دائرہ سے خارج کر چکے ہیں۔

آیئے ذرا اسلام کی طرف۔ کہ اسلام ہمارے سامنے کونسا گیان رکھتا ہے۔ اسلام جیسا کہ ایک نوجوان کے لئے نجات کا دروازہ وا کرتا ہے۔ ایسا ہی ایک بوڑھے کے لئے اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ ان الذین اٰمنوا عملوا الصلحٰت لھم جنٰت تجری من تحت الانھار۔ (یعنی جو لوگ ایمان لائے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان مشرقی ہیں یا مغربی ہوں۔ کوئی قید نہیں ہے) اور عمل نیک کئے۔ ان کے واسطے بہشت بریں ہے۔ جس کے نیچے چلتی ہیں نہریں۔

* ایک اور لفظ قابل دید ہے۔ ان شلوکوں میں جابجا یہی فرمایا ہے۔ کہ پیدائش کی تاریخ سے آٹھویں برس تک برہمن کے جنیو ڈالا جاوے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

اگر ہم ذرا اور آگے چلیں۔ اور اس سے زیادہ غور و خوض سے کام لیں۔ تو سنسکار بدھی صفحہ ۸۰ سطر ایگیو پویت کا سما۔

وستتے براہمر میپنیت گریحیے راجنیم شرد ویشیم سرب کامیکے (یہ ست پتھ برہمن کا بچن ہے)

(برہمن کا رسنت (رم بہار) کھشتری کا گریحم (رم گری) اور ویش کا سرور تو میں یگیو پویت کریں۔ اٹھواں سب میں آپ نین ہو سکتا ہے۔ اور اس کا پرانا کال ہی سما ہے۔

پیتو۔ درتو۔ براہمرو۔ یو اگو درتو۔ راجنیاں آنکھیا درتو ویشیا۔

یہ ست پتھ برہمن کا بچن ہے۔ مطلب جسدن لڑکے کی رسم زنار ادا کرنی ہو۔ اُسے تین دن یا ایک دن پورا روزہ یا برت رکھانا چاہیئے۔ ان برتوں میں برہمن کا لڑکا ایک بار و انیک بار دگدھ پان۔ کھشتری کا لڑکا دیباگہ) ارتھات یو کو موٹا دہی کے گڑ کے ساتھ پتلی جیسی کہ کڑی ہوتی ہے۔ ویسی بنا کر پلا دیں اور (اناکھیا) ارتھات جس کو سری کھنڈ و سکھنڈ کہتے ہیں۔ ویسی جو دہی چوگنا دودھ ایک گنا تھا یتھا یوگ کھانڈ کیسر ڈالکر کپڑے میں چھانکر بنایا جاتا ہے۔ اس کو ویش کا لڑکا پی کر برت کرے۔ یعنی جب لڑکوں کو بھوگ لگے تب تب تینوں درجوں کے لڑکے یعنی برہمن چھتری ویش کے لڑکے ان تینوں قسم کی خوراک کو استعمال کریں۔ اور کچھ نہ کھاویں۔ پیویں +

اب جائے غور ہے۔ کہ ست پتھ براہمن کے ان شلوکوں سے جنکو مستند سمجھ کر سوامی دیانند نے پیش کیا۔ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آریوں میں وقت آفرینش سے ہی ذاتی امتیاز ہے۔ کیونکہ جن کم سن بچوں کو زنار پہنایا جاتا ہے۔ ان کے لئے مختلف موسمیں سرد یا بہار وغیرہ محض اس لئے مقرر کی گئیں۔ کہ ان میں سے کسی کا والد برہمن ہے اور کسی کا کھشتری یا ویش۔ بیشک یہ بھی لکھدیا۔ کہ تمام وقتوں میں بھی جنیو ڈالا جا سکتا ہے۔ مگر سرد یا گرم موسموں کی تقسیم کر گئے برہمن کھشتری کے جنم کی تمیز تو کر ہی لی۔ پیارے آریہ دوستو! آپ تو ۲۵ سالہ نوجوان کو اوصاف وغیرہ کی بنا پر کسی وقت میں شامل کرنے کا دعویٰ کرتے ہو۔ مگر آپکے سوامی اور ویدوں کے قدیمی مفسرین تو کسی بچہ کو دودھ۔ کسی کو جَو کا دلیا اور کسی کو دودھ سے ملا ہوا دہی۔ ۱۱ و ۶ سال کی عمر میں اس لئے پلاتے ہیں کہ اُن کے والدین برہمن یا کھشتری وغیرہ ہیں۔ نیز یہ منطق بھی ہم نہیں سمجھتے۔ کہ برہمن وغیرہ کے بچوں کے زنار کی موسم کیوں مختلف فرمائی۔ اور یہ خفیف راز بھی خیال میں نہیں آیا۔ کہ برہمن وغیرہ کے برت رکھتے وقت جو اشیاء اُن کے لئے قابل نوش قرار دی گئی ہیں۔ اگر وہ اس عرصہ میں ان سے اُلٹ کچھ اور کھا پی لیں۔ تو کیا نقصان۔ اور اس مندرجہ برت کا کیا فائدہ ہے۔ کیوں نہ اس کو وہم سمجھا جائے۔ پیارے دوستو! ہم نے رسم زنار بندی کے متعلق سوامی جی کی تحریرات پیش کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ پانچ یا چھ یا آٹھ یا گیارہ سال کی عمر میں رسم عمل میں لائی جاتی ہے۔ تو ظاہرہ کھشتری یا برہمن کے لڑکے کی تمیز کی جاتی ہے۔ اور اس رسم میں شودر کا نام و نشان نہیں۔ دوستو! ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۲ پر تو سوامی جی برہمن وغیرہ تین ورنوں کو ہی نہم سال کے شروع میں زنار پہنانا اور گورو کل میں بھیجنا فرما چکے ہیں۔ لیکن سنسکار ودھی میں قدیمی کتب کے شلوکوں کا ترجمہ کرتے ہوئے کھشتری کے لئے چھ سال۔ گیارہ سال۔ یا بائیس سال کا حکم صادر کرتے ہیں اسی طرح برہمن یا ویش کے بھی علیحدہ علیحدہ سال ہیں۔ القصہ حسب ہدایت ستیارتھ پرکاش برہمن وغیرہ ورن ایک ہی عمر میں ہی زنار سے مزین ہوتے ہیں۔ مگر از روئے سنسکار ودھی و منوسمرتی وغیرہ کتب کے کم و بیش عمر میں۔ اس اختلاف کا باعث یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں سوامی صاحب موصوف نے محض اپنی ہی رائے دی ہے۔ اور سنسکار ودھی میں منوسمرتی وغیرہ کے شلوکوں کو قابل تسلیم سمجھ کر پیش کیا ہے یعنی سوامی دیانند سرسوتی کی اپنی ذاتی رائے کچھ اور تھی۔ اور جب پراتن پستکوں کے مقصد کو اپنا مقصد سمجھ کر پیش کرتے تھے۔ تب کچھ اور ہی بن جاتا تھا۔ حاصل کلام سوامی جی کے خیالات کا کبھی بیرونی کتابیں مرکز ہوتے تھے اور کبھی اپنی رائے۔

* مگر منوسمرتی کے شلوکوں میں

اشاعت اسلام فنڈ کی خبر لو!

KHILAFAT LIBRARY

ہم اس وقت شدید نازک حالت سے گذر رہے ہیں۔ یقیناً اسلام اسوقت مختلف اقوام کا تختہ مشق بنا ہوا ہے آریوں عیسائیوں وغیرہ غرضیکہ ہر ایک مذہب کی آنکھ اسلام پر ہے غیر ادیان کی طرف سے جس تندی سے اسلام پر حملات ہو رہے ہیں۔ وانظر من الشمس ہی۔ اور یہ مٹھی بھر ہماری ہی جماعت ہے۔ جو کمال تندہی اور جانفشانی سے اشاعت اسلام کے اہم ترین فرض کو بجا لا رہی ہے۔ ہمارا صرف یہی کام نہیں ہے۔ کہ ہم آریوں یا عیسائیوں کے اسلام پر حملات کو روکیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہمارے سروں پر ایک اور بھی اہم بوجھ ہے۔ وہ کیا غیر مسلموں کو حلقہ اسلام میں داخل کر کے خداوند تعالےٰ کی رضا جوئی کے وارث بنتا۔ اس کے علاوہ ایک مدرسہ احمدیہ ہے جس میں طلباء کو دینی تعلیم میں ماہر کیا جاتا ہے۔ دوم ہائی سکول جسکی غرض بھی اشاعت اسلام ہی ہے پھر مدرسہ مبلغین ہے جس کی غرض طلباء کو خصوصیت سے مختلف مذاہب میں طاق کرنا ہے۔ پھر کتب و ٹریکٹ کا سلسلہ ہے۔ پھر دیگر بلاد میں اشاعت اسلام کا اہم کام ہے غرضیکہ یہ چھوٹی سی جماعت وہ کام کر رہی ہے جس کے خواب و خیال سے بڑی بڑی اقوام کے دل دہل جاتے ہیں۔ اسوقت میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے ترقی اسلام کے آمد و خرچ سے یہ دیکھا۔ کہ ترقی اسلام احمدیہ کا فنڈ تقریباً ۳ ہزار کا مقروض ہے۔ اور صدر انجمن ہمچاری عرصہ سے مقروض چلی آرہی ہے۔ اس کے قرضہ کا بوجھ اگر مجھے صحیح یاد نہیں۔ مگر پندرہ بیس ہزار سے کیا کم ہوگا۔

ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے دل و جان سے ساعی ہوں کہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو سکے۔ سلسلہ عالیہ کے فنڈوں کو قرضہ کے بوجھ سے آزاد کر دیا جائے۔ آج اشاعت اسلام سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی کار خیر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل و شکر ہے کہ اس قدوس نے محض اپنے کرم و نوازش سے ہم لوگوں کو اس کام کے لئے چنا۔ ورنہ اسکی درگاہ میں کام کرنے والے کوئی کم نہ تھے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اس فضل کی قدر کریں۔ اور اسکی راہ میں خرچ کر کے نواب دارین کے وارث بنیں۔ روپیہ کیا ہے ہاتھوں کی میل ہے۔ اگر اس ہاتھوں کی میل کی قربانی سے ہم حسنات دارین کے وارث بن جائیں۔ تو بتلاؤ۔ ہم سے برھ کر اور کون خوش قسمت ہوگا۔ ایک طرف روپیہ ہے۔ اور دوسری طرف خداوند تعالیٰ کی رضا جوئی۔ ہم روپیہ کی قدر کریں گے۔ یا خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ یہ روپیہ اور مال دیا ہوا بھی اسی خدا کا ہی ہے۔ اگر ہم اس کے دیئے ہوئے سے دیکر اس کی خوشنودی کے مالک بن جائیں۔ تو بتلاؤ۔ کہ یہ کسقدر خوش طالع ہے۔ اور پھر وہ اللہ تعالیٰ تو کبھی ادھار بھی نہیں رکھتا۔ اگر ہم اس کی طرف چل کر جائیں گے۔ تو وہ ہماری طرف دوڑ کر آئیگا۔ اور اگر ہم اسکے راہ میں ایک روپیہ خرچ کریں گے۔ تو وہ ہمیں ایک ایک کے بیس بیس دیگا۔ اسوقت اشاعت اسلام سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی کار خیر نہیں ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے اشاعت اسلام کے لئے نہ صرف مالی قربانی کرنی پڑی تھی۔ بلکہ اس کے ساتھ نفوس کے ایثار سے بھی کام لینا پڑتا تھا۔ مگر اب اشاعت اسلام ہم سے زیادہ تر مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ دیکھو کسقدر لوگ اسلام کو خیرباد کہکر دائرہ عیسائیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ کسقدر اشخاص آریہ سماج کی شدھی کی نظر ہو رہے ہیں۔ اگر اس کا تکلیف دہ نظارہ ذرا دیکھنا منظور ہو۔ تو آپ ذرا راجپوتانہ میں تشریف لے جائیں۔ اور ملکانہ بنگال پر نظر ڈالیں کہ وہاں کسقدر مسلمانوں نے جنیو پہنے ہوئے اور تپسیے لئے ہوئے ہیں۔ ہم کب تک خواب خرگوش میں لیٹے رہیں گے۔ اس فیج اعوج میں صرف ایک احمدیہ قوم ہی ہے۔ جس نے اشاعت اسلام کا بیڑا اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے۔ دوستو۔ کیا بورڈنگ ہوس اور ہائی سکول کی عالیشان عمارت بنا کر تم اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ یہ بڑی بڑی عمارتیں اپنی جگہ عمدہ چیزیں ہیں۔ مگر ان شعبوں میں تو آریہ اور عیسائی ہم سے بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ ہمارے حصہ میں ایک اور ہی کام آیا ہے۔ اور وہ کام جسقدر زیادہ نیک اور بابرکت ہے۔ اس سے بھی زیادہ اہم اور اعظم ہے وہ کیا؟ اشاعت اسلام کا اہم ترین کام۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل ہے۔ کہ اس نے اس آخری زمانہ میں اس اہم کام کے لئے ہمیں چنا۔ مگر ہمیں بھی چاہیئے۔ کہ ہم جان سے مال سے تن سے من سے دھن سے خداوند تعالیٰ کی اس سپرد کردہ نعمت کی قدر کر کے حسنات دارین کے وارث بنیں۔

یہ کسقدر حیرانی اور تعجب کی بات ہے۔ کہ دیگر اقوام تو عمارتیں بنانے کے لئے یا اور دنیوی کاروبار کے لئے کروڑوں روپیہ لگا دیں۔ کیا ہم اشاعت اسلام ایسے اہم ترین کار خیر کے لئے اگر زیادہ نہیں۔ تو اتنا ہی نہ کر سکیں۔ کہ اشاعت اسلام کے فنڈ کو اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم قرض کے بوجھ سے تو آزاد کر دیں۔ احمدیہ قوم جس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی قوم دین کے لئے درد اور ایثار رکھنے والی نہیں ہے۔ صرف توجہ کرانے کی ہی ضرورت ہے۔ وہ قوم جس کی ادنیٰ سی توجہ سے بڑی بڑی عمارتیں بن گئیں۔ کیا جب اسے یہ معلوم ہو کہ اشاعت اسلام جو ہمارا اصلی فرض ہے۔ اس کے فنڈ مقروض ہیں۔ تو کیا وجہ ان فنڈوں کو قرضہ کے بوجھ سے آزاد کرنے کی فکر نہ کریگی ضرورت صرف خیال اور توجہ دلانے کی ہی ہے۔

پیارو اسے خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ فی زمانہ اشاعت اسلام سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی کار خیر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل ہے۔ کہ اس خداوند قدوس نے اس کار خیر کے لئے ہمیں منتخب کیا۔ چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انتخاب کی قدر کریں۔ اور اپنے حال و قال سے اللہ تعالےٰ کے فضل کو زیادہ کرنیکا موجب بنیں۔

دنیا اس امر کو مانتی ہے۔ کہ اگر آریوں کا مقابلہ کرتے ہیں تو احمدی۔ اگر عیسائیوں کے حملات سے اسلام کو بچاتے ہیں تو احمدی۔ اگر سکھوں میں تندہی سے کام کرتے ہیں۔ تو احمدی۔ آؤ اب ذرا ہم بھی اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ہم واقعی اس قابل ہیں۔ آہ کسقدر حیرانی اور تعجب کا موجب یہ امر ہے۔ کہ وہ قوم جسکا ماٹو یا نصب العین دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہو۔ اس کے دینی فنڈ ہزاروں روپیہ کے مقروض ہوں۔ کیا یہ ہمارے لئے ننگ اور افسوس اور تعجب و حیرت کا موجب نہیں ہے۔

ایک طرف جو اہم ذمہ واری کا بوجھ ہے۔ اُسے اپنے

اپنے سامنے رکھو۔ اور دوسری طرف اس قرضہ کے بوجھ کو نسامنے لاؤ آہ کیا ہم دو چار عمارتیں بنا کر ہی اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ عمارتیں وغیرہ تو ایک فالتو کام ہے۔ اصلی غرض تو ہماری اشاعت اسلام ہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنا فرض سمجھ لے۔ کہ میں نے اشاعت اسلام فنڈ کو قرضہ کے بوجھ سے نکالنا ہے۔ اگر لاکھوں کی جماعت میں ہزاروں آدمی بھی یہ عہد کر لیں۔ تو خدا کے فضل سے یہ قرضہ ایک ماہ کے اندر اندر ہی اتر سکتا ہے۔ ہم نے جو تین خدا کے برگزیدوں کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد کیا ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ داری بہت ہی کڑی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ خدا نے ہمیں اس کارخیر کے لئے چنا۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی قدر نہ کی۔ تو اس کی درگاہ میں کام کرنیوالوں کی کمی نہیں ہے۔ مگر ہم اس کے انعام سے دور ہو جائیں گے۔ چاہیئے کہ ہم اس وقت کی قدر کریں۔ اور اس کی راہ میں تن من دھن سے ساعی ہو کر اشاعت اسلام کے فنڈ کو قرضہ کے بوجھ سے آزاد کر دیں۔ میں دیکھوں گا۔ کہ اس کارخیر میں سب سے پہلے لبیک کس کی ہوتی ہے۔

میں نے ابھی ایک اخبار میں پڑھا ہے۔ کہ دیوسماج نے جسکا یہ مقصد اولیٰ ہے۔ کہ لوگوں کو خداوند تعالےٰ کیطرف سے گمراہ کر کے اس کی جگہ ایک عاجز انسان کو دی جاوے۔ ان لوگوں نے ایک ہال بنانے کے لئے ۱۷ ہزار کی اپیل کی تو ۳ ہزار جمع ہو گیا۔ اور صرف عوام الناس میں اس عقیدہ کو پھیلانے کے لئے کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے۔ اور خداوند قدوس جو احکم الحاکمین ہے۔ اس کی بجائے ایک عاجز انسان کی پوجا کرو۔ اس جماعت نے صرف اس عقیدہ کی اشاعت کے لئے ۶۰ ہزار روپیہ خرچ کیا۔ تو پیارو۔ خدا کے لئے اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ کہ جب دیگر سوسائٹیاں لوگوں کو خدا سے بدظن کرنے کے لئے ہزارہا روپیہ خرچ کر رہی ہیں۔ تو کیا ہم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم اس سوسائٹی کے یا انجمن کے لئے جسکا مقصد اولیٰ یہ ہے۔ کہ تمام دنیا ایک دفعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرہ سے گونج اٹھے۔ اور صرف اسی مقصد کی اشاعت میں جو قرضہ کے بوجھ سے دب رہی ہے۔ اُسے قرضہ کے بوجھ سے آزاد کر دیا جاوے۔ روپیہ کیا ہے؟ ایک آنی جانی چیز ہے۔ ہاتھوں کی میل ہے۔ جب دوسری قومیں خدا کے نہ ہونے کے عقیدہ کی اشاعت میں ہزاروں روپیہ خرچ کر رہی ہیں۔ تو پھر کیا ہم لا الہ الا اللہ کی اشاعت میں اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ کہ اگر ان اقوام سے ہم گوئے سبقت نہیں لے جا سکتے۔ تو کم از کم دوش بدوش تو رہیں۔

میں اپنے آئندہ اشوع میں اس امر پر ذرا وضاحت سے لکھنے کی توقع رکھتا ہوں۔ خدا مجھے توفیق دے۔

نور کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت

۱۔ اس دفعہ حسب ذیل احباب کرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی۔ جناب نور محمد صاحب سب انسپکٹر ایک۔ جناب مستری مہر الدین صاحب ایک جناب ڈاکٹر محمد امین صاحب ایک۔ جناب صاحب علی صاحب ایک جناب سلیل احمد صاحب ایک۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی قدر نمونہ خریدار بنے۔ اگر نور کا ہر ایک

مرہم عیسیٰ کیا ہے؟ ایک نادر نسخہ ہے ہر زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا ہے۔ اسکی عمدہ تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا تم بھی ضرور آزماؤ۔ کیونکہ یہ مرہم ایک بزرگ کی یادگار ہے ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں جلدی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ اور ہر قسم کے زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسوروں اور خنازیر سرطان طاعون گھاؤ گنج خارش بواسیر جانوروں کے لئے خصوصیت سے شفا اور لاثانی علاج ہے قیمت ڈبیہ خورد ۱۲ کلاں عہ علاوہ محصولڈاک۔ **روغن کافور** ہمدرد جذیل امراض کے لئے نہایت مفید صحیح التاثیر المجرب علاج ہے ہیضہ اسہال ہر قسم قے متلی ہچکی نکسیر پیٹ معمولی بخار خسرہ چیچک بہار کی چھپاکی خناق نزلہ زکام گلا پکنا۔ سوڑوں سے خون بہنا۔ پھولنا ڈاڑھ درد۔ پیٹ درد۔ جوڑوں کا درد۔ خارش یا چھری کٹ جانا۔ مچھر مکھی زنبور وغیرہ جانوروں کا کاٹ لینا حرکت البول سخرش شانہ بواسیر خونی دردبانی یا عصبی جل جانا یا چھالے پڑنا۔ وغیرہ وغیرہ جو صاحب آزمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تصدیق فرماویں گے قیمت فی شیشی عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار نور۔ قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

بجائے میمیرہ کے سرمہ کے اصلی میمیرہ خریدو

آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ آنکھیں گئیں جہان گیا۔ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرو۔ میمیرہ آنکھوں کی کل بیماریوں کے لئے ایک نہایت عمدہ چیز ہے۔ حسن اتفاق سے نہایت ہی اعلیٰ قسم کا میمیرہ ایک دوست کے ذریعہ ہمیں دستیاب ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ عہ روپیہ تولہ میمیرہ فروخت کرتے ہیں مگر ہم صرف چھ روپیہ تولہ دیں گے۔ درخواستیں جلد بھیجئے۔ (منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور)

مقوی بینظیر ایہ دوائی ہر ایک قسم کی کمزوری دل و دماغ ہاتھ پاؤں کا پھرکنا وغیرہ کے لئے مفید ہے قیمت فی ڈبیہ عہ۔ **سرمہ زنگاری** ۱۔ خارش چشم دہندگدے جالا پھولا آنکھوں سے پانی جانا غرضیکہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کیلئے مفید ہے قیمت نشیشی عہ۔ **دوائی خارش** ۱ کھجلی خشک ہو یا تر اس دوائی کے لگانے سے ہی آرام شروع ہو جائیگا۔ المشتہر امیر احمد قریشی شفاخانہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب قادیان (گورداسپور)

ایک بے نظیر مقوی دوا

ہمارے ایک معزز دوست نے ایک نہایت ہی عمدہ مقوی دوا تیار کی ہے۔ جس سے بہت سے لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت صرف عہ روپیہ۔ درخواست معرفت ایڈیٹر نور قادیان

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے

اگر ہر ایک خریدار زیادہ نہیں۔ تو صرف ایک ایک نیا خریدار دیدے۔ تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال بہت جلد طے ہو سکتا ہے۔

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ (منیجر)

KHILAFAT LIBRARY

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے۔ آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بیا مفید است یہ سرمہ دہند جالا پھولا پڑوال سیل سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ عہ قسم دوم عہ فیتولہ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ ۱ر ترکیب استعمال:۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جبکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں اُس کے لئے مفید ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جبکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقار زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ۔ قسم اعلیٰ عہ قسم دوم ۸ر فی تولہ ؛

کلاہ اور لنگیاں ہر قسم ۱ر

ہر قسم کی لنگیاں شہدی۔ پشاوری۔ بادامی اور سیاہ۔ سفید۔ ریشمی ماشی۔ سوتی۔ ٹسری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں

احمد نور کابلی - مہاجر سوداگر - قادیان

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے۔ بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلا ہم آزمائشاً ایک شیشی صرف ۸ر کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی نجس عہ ر۔

طلائے طلسمی۔ یہ کمزوری کے دور کرنیکے لئے بینظیر چیز ہے خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ ر۔

سرمہ سلیمانی ۱ر۔ اسکے استعمال سے دھند جالا پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنیوالا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانیوالا قیمت فی نجس ۴ر۔

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ

بلب گڈھ ضلع دہلی

۹۳ء۔ نوٹ:۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری سنہ ۱۹۱۶ء کی دس شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلا قیمت بھیجی جاتی ہے

جس کا درد وہی جانتا ہے
دوسرا کیونکر جان سکتا ہے

یہ سخت سردی میں تندرست انسان کا جان لیب ہو رہا ہے۔ سردی ہٹانے کے لئے کتنے بندوبست کئے جاتے ہیں۔ لیکن افسوس بدقسمتی سے دمہ کے مریض خاصکر ناقابل برداشت تکلیف دمہ سے بہت ہی پریشان ہوتے ہیں۔ اور رات دن سانس پھولنے کی وجہ سے دم نکلے جاتے ہیں اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے۔ دیکھئے! آج انکو کسقدر تکلیف ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس لاعلاج مرض کی بازاری دعا زیادہ تر نشیلی اشیاء اور دھتورہ بھنگ بلاڈونا پوٹاس ای اوڈائڈ دیکر بنتی ہے۔ اس لئے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا۔ ایک انمول جوہر ہے۔ یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفا پاکر مداح ہیں آپنے بہت خرچ کیا ہوگا۔ لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزمالیں۔ اس میں نقصان نہیں۔ قیمت عہ فی شیشی محصول ڈاک ۵ر۔ اس دوا کے دو خاص فوائد ہیں۔

(۱) ایک خوراک میں دمہ دبتا ہے ؛

(۲) اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا ہے۔ اور جبتک استعمال میں رہے دورہ نہیں ہوتا ؛

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

نئی ایجاد سیویاں بنانیکی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے ہیں اور ہندل پھیرتے جاؤ۔ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں۔ اور جوان سے بچہ تک بآسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف عہ علاوہ محصول ڈاک رکھی ہے۔ وزن صرف ایک سیر۔

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ہوگی ؛

تاجروں کے لئے خاص رعایت ہے۔

نوٹ:۔ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں ؛

مستری فضلکریم احمدی نزد مہمان خانہ قادیان

پرچہ ترکیب استعمال ادویات بلبس عزیزی

KHILAFAT LIBRARY

(۱) سفوف سعال یابس۔ خشک کھانسی میں صرف ایک رتی صبح و شام منہ نہار تازہ پانی سے پی لیا کریں۔ اور بلغمی کھانسی میں اس سے شربت اعجاز یا اگر وہ نہ ملے تو شیرہ بادام سے پئیں۔ اگر معدہ کی خرابی بھی ہو تو سفوف مذکور سوڈا بائیکارب ۵ رتی پانی سے پی لیں۔ زکام اور نزلہ میں ایک رتی سفوف مذکور سوڈا سیلی سلاس لیکر صبح و شام پی لیا کریں۔ اگر کھانسی بلغمی یا زکام و نزلہ کے ساتھ بخار بھی ہو تو سوڈا بائیکارب ۵ رتی۔ لیکوار ایکونائٹ ۱ بوند ایک چھٹانک پانی میں ڈال کر سفوف اور سوڈا بائیکارب کو ملا کر منہ دار اوپر سے لیکوار ایکونائٹ والا پانی پی لیں (۲) **حب سعال** یابس اگر خشک کھانسی سے طبیعت بیچین ہو۔ تو ایک ایک گولی منہ میں رکھکر اسے چوستے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فایدہ ہوگا۔ جریان منی دو گولی شام پانی سے نوش کر لیا کریں۔ اور بچہ کیلئے چار گولیاں سوتے وقت پانی سے کھا لیا کریں۔ ۳۔ **حب سعال رطب**۔ بلغمی کھانسی میں ایک گولی صبح ایک گولی شام ایک گولی سوتے وقت کھا لیا کریں۔ اگر ہاضمہ خراب ہو تو گولی مذکور کے ساتھ سوڈا بائیکارب (معمولی کھانیکے سوڈا کو کہتے ہیں) ۵ رتی کو پانی کے ساتھ صبح شام کھا لیا کریں۔ اگر بلغم بہت ہی گاڑھا ہو جو بعض وقت ہاتھ سے پکڑ کر علیحدہ ہوتا ہو۔ ساتھ بخار بھی ہو۔ تو اس وقت ہمارا شربت عزیزی منگوا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین دن میں آرام ہوگا۔ نزلہ یا زکام خواہ کیسا ہی کہنہ یا زوروں پر ہو۔ اگر مطابق مذکور سبوس اسپغول ہمراہ عرق سونف شربت بنفشہ پانی تازہ مناسب مقدار ڈالکر۔ گولی مذکور سبوس اسپغول میں رکھکر اوپر سے شربت اور عرق سونف والا پانی صبح و شام صرف تین دفعہ پی لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ زکام و نزلہ یکدم کافور ہو جائینگے۔ یہ خاکسار کا بہت دفعہ کا آزمودہ ہے۔ تپ پرسوت میں گولی مذکور صبح و شام عرق مکو سے دیتے رہیں۔ بلغمی تپوں میں ایک دفعہ رات کو بھی دیں۔ اگر قبض رہو تو ۲ عدد گولی مسکین نواز ہمراہ گرم گرم آدھ سیر دودھ سے پی لیں پھر صبح شام ایک ایک گولی حب سعال رطب کی کھا دیں۔ ترک افیون میں افیون کو بہت ہی خفیف مقدار میں ترک کرتے رہیں۔ اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو کھا لیا کریں۔ آہستہ آہستہ افیون ترک ہو جائیگی اور تکلیف بھی نہ ہوگی **حب سعال**۔ یہ گولی ہر ایک کھانسی میں پانی سے صبح و شام کھا لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی (۵) **نسوار**۔ بند زکام یا نزلہ میں گاہے گاہے ایک چٹکلی لیکر ناک میں نسوار لے لیا کریں۔ (۶) **تریاق منزلہ** پرانے بہنے والے نوازل و کھانسی و انزال رطوبات میں ایک تولہ صبح و شام ہمراہ ایک تولہ مکھن یا بالائی سے کھا لیا کریں۔ (۷) **دوائی ہینگ** کالی کھانسی۔ امراض صدر۔ امراض ریہ امراض اعصاب میں دورانی جوان آدمی کو۔ بچے کو ایک چاول پانی سے دیں۔ بچوں کی مرگی میں اور اسہال میں بھی ایک چاول پانی سے دیں اسہال کے علاوہ ان امراض مذکورہ میں اگر قبض بھی ہو تو تولہ شیرہ گلقند کے ہمراہ دیں۔ (۸) **سفوف ضیق النفس بلبسی** صبح و شام ۲ رتی پانی سے کھا لیا کریں۔ (۹) **سفوف ضیق النفس بلغمی**۔ ایک رتی صبح شام پانی سے کھا لیا کریں۔ (۱۰) **بخور ضیق النفس**۔ جو وقت دمہ سے سخت تکلیف ہوا در دمہ کا دورہ ہو اسوقت اُپلہ کی آگ لیکر ایک چٹکی اسپر دوائی مذکور ڈالکر ناک اور منہ کے رستہ سے دھواں لیں۔ انشاء اللہ فوراً آرام ہوگا۔ (۱۱) **حب مسکین نواز**۔ مفصلہ ذیل امراض میں استعمال ہوتی ہیں (۱) درد چشم میں ایک گولی آملہ اور زیرہ سفید کے پانی میں گھسکر رات کو آنکھ کے گرد لیپ کر دیں اور صبح دھو ڈالیں۔ (۲) **سرخی چشم** عرق گل کنجد یا اگر یہ نہ ملیں تو تلوں کو پانی میں بھگو کر اس پانی میں رگڑ کر لگائیں (۳) **ڈہلکہ** ایک گولی تیل سرسوں میں گھسکر لگائیں۔ (۴) **پورانہ تپ** ایک گولی ۲ ماشہ روغن السی کے ساتھ تین روز کھائیں۔ (۵) **باریک تپ** ایک گولی ۲ ماشہ زیرہ سفید اور ۲ ماشہ شکر سفید کیساتھ پیسکر کھائے۔ (۶) **بچھو کے کاٹنے پر** ایک گولی سونٹھ کے پانی میں حل کر کے زخم پر لگائیں۔ (۷) **کرم دراز شکم** ایک گولی آب ادرک سے (۸) **بندی پیشاب** ۹ ماشہ سفوف سونٹھ سے ہاضمہ ۹ ماشہ اجوائن (۱۰) **کمزوری معدہ** برگ پان میں چند روز کھائیں۔ (۱۱) **اسہال دیرینہ** چھاچھ سے (۱۲) **درد جوڑ** عرق بہنگ ۴ ماشہ کے ہمراہ تین روز کھا دیں (۱۳) **گرمی دل و جگر** ۱ عدد مرچ سیاہ کیساتھ تین روز (۱۴) **سوزاک** بکری کے دودھ کیساتھ چند روز (۱۵) **عام کمزوری** عرق سمہالو ۱۰ ماشہ یا بکری کے دودھ کیساتھ مرچ سرخ اور ترشی سے پرہیز کریں (۱۶) **سکتہ** فلفل دراز کے ہمراہ گھسکر آنکھ میں لگائیں (۱۷) **بدبودہن** ۱۰ قند سیاہ کے ساتھ چند روز کھائیں اندرے ادرک کھا کر اوپر سے پان کھانا بھی مفید ہے (۱۸) **خرابی معدہ** شیرہ پان میں (۱۹) **دردسر** روغن سیاہ میں حل کر کے مالش کریں۔ (۲۰) **جلندر** ۲ ماشہ منڈی بوٹی یا برم ڈنڈی کے ہمراہ نہار صبح ایک ہفتہ تک کھائیں۔ عرق بہتر ہے (۲۱) **درد سر** سفوف آملہ ہلیلہ بلیلہ ۱۰ ماشہ کے ہمراہ کھائیں (۲۲) **متوی** ۳۰ ماشہ شہد کے ہمراہ ۳ روز کھائیں۔ (۲۳) ایک گولی قبل پان کے ہمراہ کھائیں۔ (۲۴) **سرمیں چکر**۔ ایک گولی کھائیں اور ایک گھسکر سر پر لگا دیں (۲۶) **مرگی**۔ فلفل دراز ۱۰ ماشہ کے ہمراہ پیسکر ناک میں پھونکیں۔ (۲۷) **داغہ سفید** داغ سفوف بیج ۶ ماشہ ایک رتی تخم کونچ یا دھتورہ سے۔ ۲۱ روز کھائیں۔ (۲۸) **بادسول**۔ ۱۰ ماشہ روغن خشخاش یا شیرہ ادرک۔ (۲۹) **ناسور**۔ بلی کی ہڈی کے ہمراہ گھسکر ناسور پر لگائیں۔ (۳۰) **گنج سر**۔ گنج نگی آملہ کے پانی کے ہمراہ گھسکر چند روز مالش کریں۔ (۳۱) **ناخنہ** زیرہ سفید کے پانی میں حل کر کے آنکھ میں لگائیں۔ اور ایک گولی قند سیاہ ۷ ماشہ موچرس ۱½ ماشہ کے ہمراہ کھائیں۔ (۳۲) **دندان** عورت کے دودھ میں گھسکر کان میں ڈالیں۔ (۳۳) **اسہال** ۱۰ ماشہ اجوائن کہنہ ۳۵ دندان ہمراہ برگ کٹائی ۱½ ماشہ چبائیں۔ (۳۴) **اندھراتا**۔ اپنے تھوک میں گھسکر تین روز آنکھ میں لگائیں۔ (۳۵) **گدودانہ** ہمراہ چرچرہ ۳۰ ماشہ کھا کر اوپر سے پان کھائیں۔ (۳۶) **بندی ایام** ہمراہ مغیثہ مرغ ۴۰ روز کھائیں۔ (۳۷) **بادفرنگ** ۳۰ ماشہ برگ نیم کے ہمراہ ۴۰ روز کھائیں۔ (۳۸) **سفے** ہینگ کیساتھ کھائیں۔ (۳۹) **چیپ بدن** دس گولیاں روغن بیش میں ملا کر بدن پر مالش کریں (۴۰) **زکام** ۳۰ ماشہ سفوف سونٹھ کے ہمراہ کھائیں (۴۱) **درد کمر** ادرک ۷ ماشہ لونگ ۵ عدد کے ہمراہ کھائیں۔ ایسا ہی یہ گولیاں بچھو کے کاٹے اور بار بار پیشاب آنے درد ناف درد مقعد اور عقمہ۔ بواسیر ہر قسم دافعہ زہر درد پنڈ روگ۔ سانپ کے کاٹے۔ آگ سے جلنے۔ اور پیاس کے دور کرنے۔ تپ لرزہ تپ ہاضمہ خون۔ قبض دائمی اور درد پسلی بچہ وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہیں۔

نوٹ (۱)۔ اگر ادویات مذکورہ کے استعمال کرنے کے بعد آپ کو فایدہ نہ ہو تو آپ خاصیت ادویات مذکورہ کی امراض مذکورہ کے ساتھ مطابقت کر کے ازالہ شبہ فرما لیں۔

نوٹ (۲)۔ ہر قسم کی ادویات بلبس عزیزی ہمارے ہاں تیار کی جاتی ہیں۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان سے شائع ہوا

بذریعہ دُوربین دُنیا تلاش کر رہی تھی

KHILAFAT LIBRARY

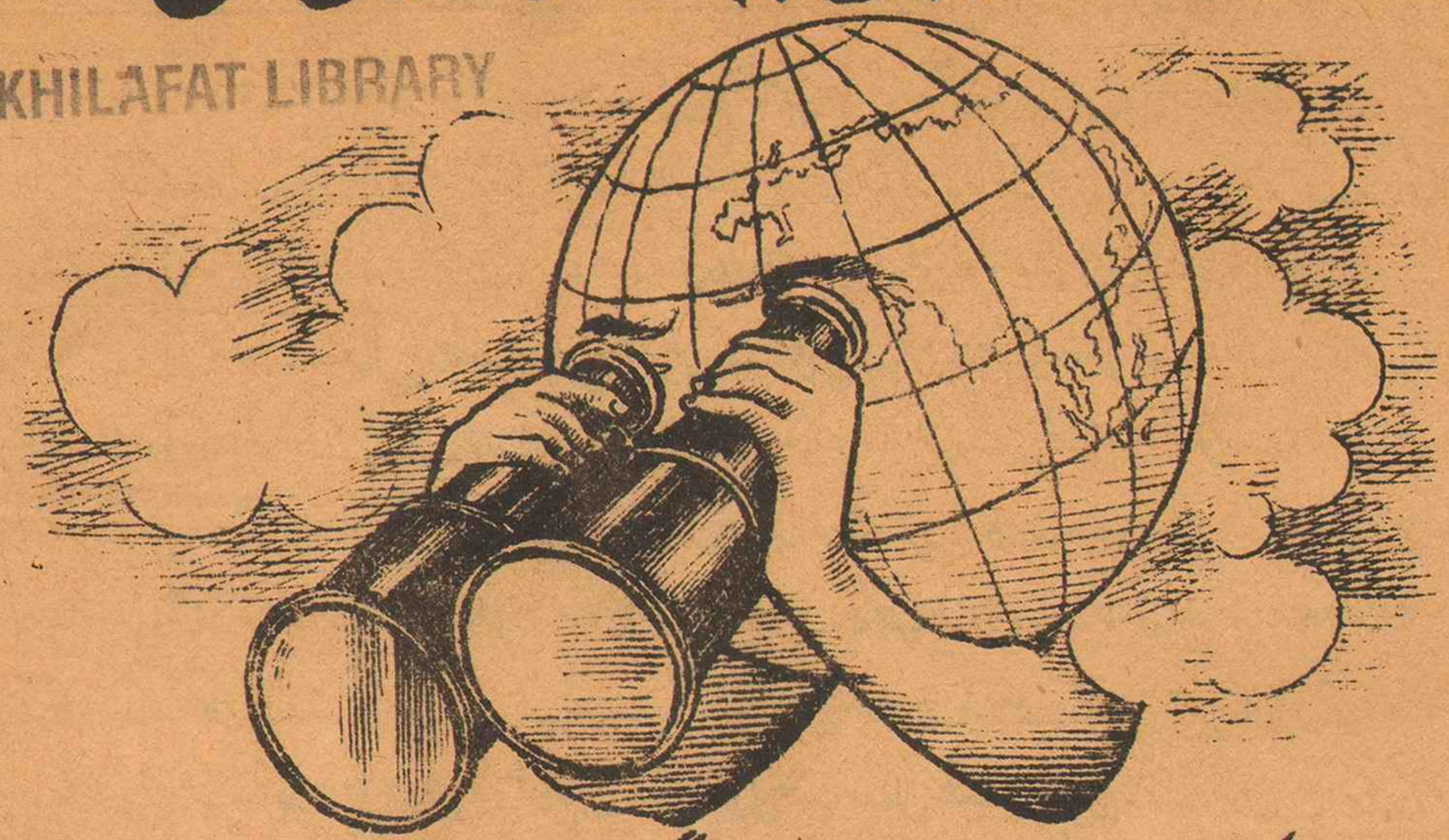

مِل گئی

مِل گئی

کہ اُسے ایسی دوائی ملے جو ایک ہی تقریباً کل اَمراض کا علاج ہو جو کہ نہ صرف عام طور پر گھروں میں بوڑھوں بچوں۔ جوانوں مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں

بلکہ کھر یلو مال مویشی کی اَمراض کو بھی مفید ہو تاکہ ہر بے وقت معالجوں کو ڈھونڈنے۔ زر کثیر خرچ کرنے اور تشویش وغیرہ کی تکالیف سے بچ جائے

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وید وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر طبی اخبار اودیش ایکارک و وید امرت و مصنف رسالہ جاتی نے

"امرت دھارا"

نامی ایک قسم کی مفید عام دوا ایجاد کی ہے۔ جو کہ ہر قسم کی درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ذات الجنب۔ نمونیا۔ پیٹ درد۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ ہچکی۔ اپھارا۔ دردِ دانت۔ قولنج۔ اسہال۔ پیچش۔ قے اور معدہ وغیرہ کل اَمراض معدہ قے۔ مرگی۔ درد دانت۔ دانتوں کو پانی لگنا خون یا سور دندان وغیرہ کل اَمراض دانت۔ درد کان۔ زخم کان۔ کرم درد گوش۔ بہرہ پن وغیرہ کل اَمراض کان۔ بواسیر ناک چھینک۔ بہتے بینی وغیرہ کل اَمراض ناک۔ درد چشم۔ دھند جالا وغیر ہ اَمراض آنکھ پھوڑا پھنسی ہر قسم کا زخم۔ ران کا لاسنا۔ داد۔ چنبل۔ بچھڑ۔ کھی۔ کھیل۔ بچھو۔ سانپ۔ باولا کتا چوہا وغیرہ کا ڈنگ۔ بخار ہر قسم۔ سوزاک۔ آتشک۔ گلٹیاں۔ بدھ۔ درد مفاصل۔ ورم تمام درد اندرونی و بیرونی۔ چوٹ۔ بواسیر۔ کمزوری دماغ۔ طاعون۔ سل۔ تپ دق۔ پرسوت اَمراض۔ دل۔ اَمراض جگر۔ بائی گولا پدرہ۔ احتباس حیض۔ خنازیر۔ اَمراض بچگان۔ تکسیر۔ سوج زبان۔ منہ کا پکنا۔ سوج لب۔ درد اڑھ۔ گلے پڑنا۔ آواز بیٹھنا۔ نیچے یا اوپر سے خون جانا۔ سوج پھوڑے پستان۔ ورم خصیتان۔ اَمراض تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ زخم کا پھولنا وغیرہ۔ اَمراض زناں۔ سدہ نگھس۔ باؤ۔ پنڈلی کا پھولنا۔ پتی۔ خارش خشک و تر۔ چھپاکی کثرت۔ پیشاب۔ تیزاب وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ اَمراض کو حسب موقع کھانے و لگانے سے دور کرتی ہے۔ ۹۰ فیصدی تو فوراً آرام شروع ہو جاتا ہے۔ مزمن بیماری تک تو ضرور جاتی ہے

بیس ہزار استعمال کرنے والوں کی متفقہ آواز ہے

کہ امرت دھارا ہر گھر بلکہ ہر جیب میں ہمیشہ موجود رہنی چاہیئے۔ جہاں کوئی تکلیف ہوئی فوراً اسکو کھلا دو یا لگا دو اور کرشمہ دیکھو قیمت عیلحانی شیشی نصف شیشی عہ۔ نمونہ ۸ر

احتیاط

امرت دھارا کی بے پناہ شہرت نام دیکھ کر بعض بے ایمان دکاندار امرت دھارا نام سے ٹانک خانہ کھولا گیا ہے پاس کی ہر ٹانک کا نام بھی امرت دھارا رکھ گیا ہے۔ امرت دھارا بھون کی بیع افتتاح جشن جوبلی کنگرس صاحب کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی تھی امرت دھارا کی اسقدر مشہوری کے باعث جھوٹے اشتہار باز ایسی ہی اوصاف والی ادویات کے اشتہار دے رہے ہیں۔ اسلئے خریدنے کو عجب تے چلے تمام رکھیں۔ اسواسطے دھوکے سے بچو اور امرت دھارا کے سوائے کوئی اسکی نقل نہ خریدو +

خط و کتابت کا پتہ:- "امرت دھارا" ۵۲ برانچ لاہور